نیکیوں کا موسمِ بہار

مصنف

محمد نعیم اللہ خان قادری

بی ایس سی - بی ایڈ - ایم اے اردو پنجابی تاریخ



فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز

جامع مسجد عمر روڈ کامونکے 0333-8173630

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیکیوں کا موسم بہار

مصنف
محمد نعیم اللہ خان قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ۔ ایم اے اردو، پنجابی، تاریخ

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز
جامع مسجد عمر روڈ کامونکے 0333-8173630

نام کتاب ——— نیکیوں کا موسمِ بہار

تصنیفِ لطیف ——— محمد نعیم اللہ خان قادری [illegible]

تعداد ——— 600

صفحات ——— 224

کمپوزنگ ——— ریاست علی مجددی

قیمت ——— 160 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دار العلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دار النور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ مقبولیہ بہاولپور

حسنِ انتساب

آئینۂ جمالِ کبریا... خزینۂ معرفتِ الٰہی... نبی الحرمین... امام القبلتین
سید المرسلین..... رحمۃ اللعالمین..... شفیع المذنبین..... انیس الغریبین
سردارِ قابَ قوسینِ اَو اَدنیٰ... فرمانروائے ملکِ تسلیم و رضا
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہِ قدسیہ میں

طالبِ شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
محمد نعیم اللہ خاں قادری

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْن اَمَّا بَعْدُ!

عرضِ مؤلف

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ رمضان المبارک کے فضائل ومسائل سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے رمضان المبارک میں معمولات کیسے ہوں کہ آپ رمضان المبارک سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔ آپ کے نامہء اعمال میں اعمالِ صالحہ کی کثرت آپ کو جنت میں لے جائے گی اور بُرے اعمال کی کثرت آپ کو جہنم میں لے جاسکتی ہے۔ آپ زندگی کا معمول اس طرح سے بنائیں کہ ہر روز آپ کے نامہء اعمال میں نیک اعمال کا اضافہ ہو۔

عبادت کچھ تو کر غافل ٹھکانہ گور ہے تیرا
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

اس فانی دُنیا میں' اس چند روزہ زندگی کو فضول کاموں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں نہ گزاریں کہ بعد میں آپ کو پچھتانا پڑے۔

جگہ دل لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

زندگی کی رعنائیوں' دلفریبیوں اور خوبصورتیوں سے لطف اندوز ہونے میں کوئی برائی نہیں لیکن تیری زندگی کے معمولات اس طرح سے مرتب ہونے چاہیں کہ کسی بھی

مرحلہ پر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ ہو۔

آئندہ صفحات میں آپ کی زندگی کو سیرتِ نبوی ﷺ کا نمونہ بنانے والے چند اعمالِ صالحہ احادیث کی روشنی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق اپنی پاکیزہ زندگیوں کو اسلامی سانچے کے مطابق ڈھالیں تاکہ موت کے بعد ابدی خوشیوں سے ہمکنار ہو سکیں۔

زندگی تو بے وفا ہے ایک دن ٹھکرائے گی
موت ہے محبوبہ جو ساتھ لے کے جائے گی

اِس کاوش کی تکمیل کے لیے جس کسی نے بھی میرے ساتھ تعاون اور ہمدردی فرمائی، بندۂ ناچیز سب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ دلی دُعا ہے کہ اللہ ربُّ العزت تمام احباب کو دُنیا و آخرت میں کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

قارئین سے گزارش ہے جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں، نہایت شفقت سے بطورِ اصلاح آگاہ کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اُسے دُرست کر لیا جائے گا۔

محمد نعیم اللہ خان قادری

حصہ اوّل

معمولاتِ رمضان المبارک

اعمالِ صالحہ کی ترغیب

اعمالِ صالحہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ یہاں ہم آپ کی خدمت میں صرف وہ چند اعمالِ صالحہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے جو آپ کو جنت کا حقدار بنائیں۔

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رمضان شریف زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے۔ اعمالِ صالحہ در حقیقت خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ رضائے الٰہی کا حصول بندے کا منتہائے مقصود ہے۔ پس جہاں تک ممکن ہو اس مہینے میں اعمالِ صالحہ کی کثرت کرنی چاہیے۔

سب اعمال میں سے اعلیٰ محبت الٰہی و محبت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اگر ان میں ہی کمی یا خامی ہو تو سب کچھ نامکمل ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ

اللہ عزوجل سے محبت کی جائے۔

اللہ عزوجل کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے محبت کی جائے۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے محبت کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت کی جائے۔

حضور ﷺ کے صحابہ سے محبت کی جائے۔

اوران سے محبت کے جو تقاضے ہیں وہ پورے کیے جائیں۔

مشکوٰۃ کتاب الایمان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

والدین، اولاد اور تمام عالم انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان کے باب وجوب محبة رسول اللہ ﷺ...... میں ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الایمان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نمازوں کو ادا کر، اور مقررہ زکوٰۃ ادا کر، اور رمضان کے روزے رکھ۔ یہ سن کر اس دیہاتی نے کہا: اس اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں اس میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ یہ کہہ کر جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ کتاب الایمان کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث مسلم شریف، کتاب الایمان کے باب بیان تفاضل الاسلام وای اُمورہ افضل میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الایمان کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن جب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ (رواہ بیہقی فی شعب الایمان)

جو امانت دار نہیں وہ کامل الایمان نہیں' اور جو عہد پورا نہیں کرتا وہ پورا دین دار نہیں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب السنن و فضلھا کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے' دو بعد' دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی من صلّی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ...... میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا' اس کے جسم سے تمام گناہ بہہ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب الطھارۃ کے باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت ادا کرے اور ان دونوں کاموں کے درمیان حضورِ قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب فی فضائل الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص آگ میں نہ ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرلی یعنی نمازِ فجر و عصر پڑھ لی۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب فضائل الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھ لی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب فضائل الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نمازِ فجر بھی جماعت سے ادا کرلی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب المساجد کے باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری)

❁ مشکوٰۃ کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض و ثواب المرض کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے جب تک عیادت میں رہتا ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الجنائز کے باب ماجاء فی عیادۃ المریض میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض و ثواب المرض کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے ستر ہزار فرشتے شام تک اُس کیلئے مصروفِ دُعا رہتے ہیں، اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے دُعا کرتے ہیں، اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف، ابواب الجنائز کے باب ماجاء فی عیادۃ المریض میں ہے

❁ مشکوٰۃ کتاب الجنائز، باب مایقال عند من حضرہُ الموت کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو اوہ جنت میں داخل ہوگا۔(ابوداؤد)

❁ الترغیب والترہیب حصہ دوم' کتاب الذکر والدعا میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور سب سے افضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔(ابن ماجہ'نسائی' صحیح ابن حبان' حاکم)

❁ مشکوٰۃ' باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ کی دوسری فصل میں ہے:
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: جنت کے باغ کون سے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر و شغل کے حلقے۔(ترمذی)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم' کتاب الذکر والدعا میں ہے۔

❁ الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعا میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذکر مجلس کا اجر و بدلہ کیا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر و بدلہ جنت ہے۔(احمد)

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کی پہلی فصل میں ہے:
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں' سو میں سے ایک کم' جو ان پر مواظبت کرے گا وہ داخل جنت ہو گا۔(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف' کتاب الدعوات' باب لله مائة اسم غير واحد میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الدعوات کے باب فضل التسبیح میں ہے' یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الدعوات میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح والتحمید و التحصلیل والتکبیر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزانِ عمل میں بھاری اور ربّ کریم کو محبوب ہیں' وہ یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الدعوات کے باب فضل التسبیح میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الدعوات میں ہے۔

❁ ترمذی' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی اماطۃ الاذی عن الطریق میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی' اُس نے اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

❁ مشکوٰۃ' باب ثواب التسبیح والتحمید والتحصلیل والتکبیر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت

کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں بلایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تنگی میں اللہ کی حمد کرتے رہے ہیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ما جاء فی النفقۃ علی البنات میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں' وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ما جاء فی النفقۃ علی البنات میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے پردہ ہوگی۔

❁ ترمذی شریف' ابواب القرأت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی سے مصائب دُنیا میں سے کوئی مصیبت دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اُسے نجات دے گا۔

جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے' اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔

جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے' اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے۔

جو شخص تلاشِ علم میں سفر اختیار کرے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

جب کچھ لوگ مسجد میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لیے بیٹھتے ہیں اُن پر اطمینان و سکون اُترتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

جس کا عمل اسے پیچھے رکھے، نسب و ذات اُسے آگے نہیں بڑھاتے۔

☜ یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار کے باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن و علی الذکر میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا......الخ کے باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار کے باب استحباب خفض الصوت بالذکر الافی المواضع التی ورد الشرع برفعه میں ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ پر دلالت نہ کروں؟ یا فرمایا: میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر دلالت نہ کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار کے باب التسبیح اوّل النھار وعند النوم میں ہے:

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد

صبح کو ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔ پھر آپ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تو اسی طرح بیٹھی ہو؟ حضرت جویریہ نے عرض کیا: جی! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات سے وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء...... الخ کے باب التسبیح اول النہار و عند النوم میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے کام کی شکایت کی اور خادم کا سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الدعا کے باب ماجاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا...... الخ کے باب فضل التحصیل والتسبیح والدعاء میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ پڑھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قدیر
اس شخص کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ملتا ہے اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے سو گناہ مٹا دیتے جاتے ہیں۔ اور یہ کلمات صبح سے شام تک اس کی شیطان سے حفاظت کا سبب ہوتے ہیں اور کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا ماسوا اس شخص کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الدعوات میں بھی ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء......الخ کے باب اکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر اوقات میں) یہ دُعا کرتے تھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

❁ مشکوۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے! اپنی چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اُسے ادا کرو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ روکے رکھو۔

اعمالِ بد سے اجتناب

انسان کی اس چند روزہ زندگی میں بگاڑ پیدا کرنے کے لیے شیطانی قوتیں دن رات مصروفِ عمل ہیں۔ ان کی مساعیٔ قبیحہ کا حاصل فقط یہی ہے کہ انسان کسی طرح جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔ لذتِ کام ودہن، خواہش نفسانی کی تکمیل، عہدہ وترقی کی شدید خواہش، نے انسان کو گمراہی کے گڑھوں میں گرا دیا ہے۔ ہر شعبۂ ہائے زندگی کے افراد کا مطمعِ نظر فقط تسکینِ دل وجان ہے۔

شیطان نے اپنے جال ہر طرف پھیلائے ہوئے ہیں۔ دنیوی آسائشوں کی کثرت حسن وجمال پر فریفتگی اور اعلیٰ مقام ومرتبہ کے حصول میں انسان دن رات اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانیوں میں مصروفِ عمل ہے۔ اس کی نظر میں اعمالِ بد بالکل معمولی ہیں۔

یہاں میں آپ کی خدمت میں چند ایسے اعمال کا ذکر کرنا پسند کروں گا جو آپ کو دوزخ میں لے جانے اور دائمی عذاب کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان سے ہر ممکن بچیں اور اپنی زندگیوں کو جہنم اور اس کی اندوہ ناک اور خوفناک وادیوں میں بھٹکنے سے بچائیں اور گلشنِ اسلام کے صدا بہار باغوں کی کیف ومستی سے لطف اندوز ہوں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الایمان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے ہوئے عورتوں کے پاس سے گزرے تو ان سے فرمایا: اے گروہِ خواتین! نیکی کرو کیونکہ میں تم میں زیادہ تر کو جہنمی دیکھتا ہوں۔ وہ عورتیں عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں

ایک دوسرے پر لعنت وملامت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو میں نے نہیں دیکھا کہ ایک ناقص عقل اور ناقص دین رکھنے والی کسی ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ ضائع کرے۔ اس پر ان خواتین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے دین اور عقل میں کمی اور نقصان کا سبب کیا ہے؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر ہوتی ہے؟ کہنے لگیں: بے شک۔ تب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی ان کی عقل کا نقصان ہے' اور دین کا نقصان یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تو نماز ادا کر سکتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہے۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب البیوع کے باب الکسب و طلب الحلال کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا اُس کے لئے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔ (احمد' دارمی' بیہقی فی شعب الایمان)

❁ مشکوٰۃ کتاب البیوع کے باب الکسب و طلب الحلال کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی اور اس پر بھی جو اسے پیئے' پلائے' بنائے' بنوائے' اٹھائے اور جس کے لئے اُٹھائی جائے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

❁ صحیح مسلم کتاب الایمان کے باب تحریم ایذاء الجار میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

❁ صحیح مسلم کتاب الایمان کے باب وعید من اقتطع حق مسلم

یمین فاجرۃ بالنار میں ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق پر قبضہ کرے اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم واجب اور جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ وہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

❁ صحیح مسلم کتاب الایمان کے باب الدلیل علیٰ ان من مات...... میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ کون سی دو چیزیں ہیں جو جنت یا دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہو وہ جہنم میں جائے گا۔

❁ صحیح مسلم کتاب الایمان کے باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...... میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہتھیار اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور اس ہتھیار سے جہنم میں وہ شخص خود کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا' اور جو شخص زہر سے خودکشی کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا' اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔

❁ صحیح مسلم کتاب الایمان کے باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاھلیۃ میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص منہ پیٹے اور گریبان چاک کر دے یا ایام جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے وہ ہم

میں سے نہیں ہے۔

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی السخاء میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے' جنت سے قریب ہے اور لوگوں سے قریب ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور' جنت سے دور' لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی' بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

❁ ترمذی' کتاب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی الکبر میں ہے:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں اور جوتا اچھا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (یہ حدیث حسن' صحیح' غریب ہے)

❁ مشکوٰۃ کتاب الاداب کے باب البر والصلۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا' احسان جتلانے والا' والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔ (نسائی، دارمی)

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی النمام میں ہے:

حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

☜ یہ حدیث صحیح مسلم شریف' کتاب الایمان کے باب بیان غلظ تحریم النمیمہ میں بھی ہے۔

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی اللعن والطعن میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی الحیاء میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے' بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

❁ ترمذی شریف' ابواب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی البخل میں ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکار' بخیل اور احسان جتانے والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب السّتر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد' ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب السُّترہ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو جُہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے تو وہ چالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہنے کو نمازی کے آگے گزرنے پر ترجیح دے۔

ابو النضر فرماتے ہیں: مجھے خیال نہیں کہ آپ نے چالیس سال یا چالیس مہینے یا دن

فرمایا (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب سُنن الوضوء کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے، عصر کے وقت راستہ میں جب ایک جگہ پانی ملا تو ایک جلد باز جماعت نے وضو کرنے میں جلدی کی۔ جب ہم ان کے قریب آئے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور چمک رہی تھیں۔ اس موقع پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایڑیوں کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لئے پورا وضو کرو۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الاداب کے باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کروں کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی جہنم میں لے جاتی ہے۔ آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں فرمایا: بے شک سچائی نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

اور بے شک جھوٹ بدی ہے اور بدی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الاداب کے باب البر والصلۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قطع رحمی کرے۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوۃ کتاب اللباس کے باب الترجل کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔(بخاری شریف)

❁ مشکوۃ کتاب اللباس کے باب التصاویر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔(متفق علیہ)

❁ مشکوۃ کتاب اللباس کے باب التصاویر کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
شطرنج سے نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔ (بیہقی)

❁ مشکوۃ کتاب الطب والرقی کے باب الکھانۃ پہلی فصل میں ہے:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔(مسلم)

❁ مشکوۃ کتاب الطب والرقی کے باب الکھانۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے جو وہ کہے' یا اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے' یا اپنی بیوی سے اس کی دُبر میں صحبت کرے تو وہ اس چیز سے لاتعلق ہوگیا جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی ہے۔(احمد' ابوداؤد)

❁ مشکوۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ کتاب الاداب کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم قیامت میں سب سے برا دو منہ والے آدمی کو دیکھو گے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ کتاب الاداب کا باب حفظ اللسان کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ کتاب الایمان کے باب الایمان بالقدر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ دوزخیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے اور جنتیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ درحقیقت دوزخیوں میں سے ہوتا ہے۔ درحقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

مشکوٰۃ کتاب الایمان کے باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے تمام اُمتی داخلِ جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا مطلب کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ داخلِ جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء کے باب رزق الولاۃ وھدایاھم کی

پہلی فصل میں ہے:

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بعض لوگ اللہ کے مال پر بغیر حق کے قبضہ جما لیتے ہیں، قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔ (بخاری)

❁ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء کے باب الاقضیۃ والشہادات کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک سخت جھگڑالو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ کے باب الاشربہ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بھڑکاتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔ (وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں)

❁ مشکوٰۃ کتاب اللباس کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس (مرد) نے تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو گھسیٹا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ (بخاری)

فرض نمازیں پابندی سے ادا کرنا

اکثر خواتین وحضرات اذان کی آواز سننے کے باوجود جلد از جلد نماز ادا کرنے سے گریز کرتی ہیں اور کافی وقت گزر جانے کے بعد جلدی جلدی سے ارکانِ نماز ادا کرتی ہیں نمازوں کی تعداد پوری کرنا اور ہے اور مقبولیت والی خشوع وخضوع اور سکون واطمینانیت سے نماز پڑھنا اور ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ

اللہ عزوجل کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟

تو آپ نے جواب میں فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا۔ (متفق علیہ)

وقتِ مقررہ پر نماز ادا کرنا۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف' کتاب مواقیت الصلوٰۃ کے باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی الوقت الاوّل من الفضل میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب تعجیل الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاعلی ثلث لاتوخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم وجدت لھا کفوء۔ (رواہ الترمذی)

اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔

(۱) نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔

(۲) نماز جنازہ میں جب وہ تیار ہو۔

(۳) اور کسی بالغہ عورت کے نکاح کے لئے جب تجھے کفو مل جائے تو فوراً اس کا نکاح کر دے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور دلیل اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت کرے اس کے لئے نور رہنمائی اور نجات کا سبب نہ ہوگی۔ اور اس کا حشر قیامت کے دن فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(احمد دارمی بیہقی فی شعب الایمان)

❁ ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوقت الاوّل من الفضل میں ہے:

حضرت اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا:

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

کون سا عمل افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃ لِاَوَّلِ وَقْتِہَا

نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنا

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں ہے:

اس باب کے آخر میں امام ترمذی لکھتے ہیں:

امام شافعی فرماتے ہیں: نماز کا اوّل وقت افضل ہے اور آخر وقت کی بہ نسبت اوّل وقت کی فضیلت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا عمل دلیل ہے۔ کیونکہ آپ ہمیشہ افضل عمل ہی کو اختیار فرماتے اور فضیلت کو ترک نہ فرماتے۔ آپ اوّل وقت میں نماز پڑھتے تھے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ، باب تعجیل الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نماز کو ابتدا وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر میں معافی کی اُمید۔ (ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الوقت الاوّل من الفضل میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ، باب تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جبکہ تجھ پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو نماز کو یا تو تاخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر۔ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے، وہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کے باب کراھیۃ تاخیر الصلوٰۃ عن وقتھا المختار...... میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب تعجیل الصلوٰۃ کی تیسری فصل میں ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میری حیات ظاہری کے بعد ایسے اُمراء کا دور ہوگا جنہیں وقت پر نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزاحم ہوں گی۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا تم وقت پر نماز ادا کرنا۔ اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ (ابوداؤد)

☜ یہ حدیث ابوداؤد شریف کتاب الصلوٰۃ کے باب اذا اخر الامام الصلوٰۃ عن الوقت میں ہے:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی نماز (عصر) کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے۔ یہاں تک کہ دھوپ پیلی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے' اور اس دوران تھوڑا سا ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث ابوداؤد شریف کتاب الصلوٰۃ کے باب فی وقت الصلوٰۃ العصر میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب الامامۃ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند

نہیں ہوتی۔

(۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں۔

(۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے۔

(۳) ایسے دو بھائی جس کی آپس میں ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

❁ مشکوۃ کتاب الصلوۃ' باب الجماعۃ وفضلھا کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے' اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو نماز میں تاخیر کے لیے اپنے چھوٹے بچوں کو جواز نہیں بنانا چاہیے' دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ کے لئے نمونہ ہے۔

❁ مشکوۃ کتاب الصلوۃ' باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوۃ و مایباح منہ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا' امامہ بنت العاص آپ کے کندے پر تھی' جب آپ رکوع کرتے تو اس کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندھے پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

قیام اللیل

رات کو سونے کے بعد پچھلے پہر اللہ عزوجل کے حضور قیام بہت زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اپنی دعاؤں کو بارگاہِ رب جلیل سے منظور و قبول کروانے کا بہترین وقت ہے۔ اپنی دلی مرادوں کو بھر لانے کا وقت ہے۔ سکون و اطمینان حاصل کرنے اور چہرے کو روشن و منور کرنے والی عبادت کا وقت ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علی قیام اللیل کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات رب کریم آسمانِ دُنیا کی جانب نزولِ (رحمت) فرماتا ہے اور جب تہائی رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو سنوں اور قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخشوں۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف، ابواب الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی نزول الرب تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی مسلمان فرد مگر اس میں اللہ تعالیٰ

سے دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی ہے' اور یہ گھڑی ہر شب ہوتی ہے۔(مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریص علیٰ قیام اللیل کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے بزرگوں کا طریقہ ہے' رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے۔(ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریص علیٰ قیام اللیل کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے۔ اگر تجھ میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر۔(ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریص علیٰ قیام اللیل کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کون سی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرض نمازوں کے بعد۔(ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریص علیٰ قیام اللیل کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت

میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں' کھانا کھلاتے ہیں' مسلسل روزہ رکھتے ہیں' اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں۔ (شعب الایمان' ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

(۱) وہ لوگ جو رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوں۔

(۲) وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بندی کریں۔

(۳) وہ لوگ جو جہاد دشمنِ (اسلام) سے لڑنے کے لئے صف بندی کریں۔ (شرح السنہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: نمازوں کے بعد افضل نمازوں میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (احمد)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے پھر دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شک راوی) ہر ایک ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنے والے

مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگوں میں سے قرآن اُٹھانے والے (حفاظ یا قرآن پر عمل کرنے والے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے' اس کے بعد پچھلی رات کو اہل و عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے۔

ترجمہ: اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو' اور صبر کرو' ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں' اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لئے ہے۔ (مالک)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التحریض علیٰ قیام اللیل کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (متفق علیہ)

❁ ترمذی ابواب الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی فضل صلوٰۃ اللیل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان شریف کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز رات کی نماز ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے)

نفل نمازوں کا اہتمام کرنا

نفل نمازوں سے بہت اجر وثواب ملتا ہے اور ان کے فیوض و برکات بھی کثیر ہیں۔ فرض نمازوں کی مکمل ادائیگی کے بعد ہی نفل نمازیں پڑھنی چاہئیں۔

نمازِ تہجد ان میں سب سے مہتمم بالشان ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ اس کے علاوہ چند نفل نمازوں کے متعلق مطالعہ فرمائیں:

تحیۃ الوضو

اس کی عظمت وشان، اجر وثواب اور فیوض و برکات درج ذیل احادیث سے واضح ہیں:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التطوع کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے بلال! اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پُر اُمید ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: بظاہر تو کوئی ایسا عمل نہیں جس کے بارے میں خاصا پُر اُمید ہوں، لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب وروز میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب التطوع کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے کس طرح جنت میں پہنچے، میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ باوضو رہا، اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس کیا کہ اللہ کی رضا کے لئے مجھ پر دو رکعتیں تحیۃ الوضو لازم ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبقت کی یہی وجہ ہے۔ (ترمذی)

تحیۃ المسجد

❁ صحیح مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ المسافرین کے باب "استحباب تحیۃ المسجد ...." میں ہے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

❁ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب "استحباب تحیۃ المسجد ......" میں ہے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے سے نہ بیٹھے۔

مفسر قرآن، شارح بخاری و مسلم حضرت علامہ غلام رسول سعیدی شرح صحیح مسلم ج ۲

ص ۴۲۴ میں مذکورہ بالا احادیث کے تحت "تحیۃ المسجد کے احکام" میں فرماتے ہیں:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد مسجد کی تعظیم کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب اور اس کا ترک مکروہ تنزیہی ہے۔ احناف کے نزدیک جن اوقات میں نوافل یا مطلقاً نماز پڑھنا منع ہے' ان اوقات میں تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنا جائز نہیں ہے۔ صبح کی اذان کے بعد دو رکعت سنت کے علاوہ اور عصر کے بعد نفل پڑھنا ممنوع ہے' اور اسی طرح طلوع شمس' استواءِ شمس اور غروبِ شمس کے اوقات میں نماز پڑھنا مطلقاً ممنوع ہے۔ اس لئے ان اوقات میں تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں ہے (ردالمختار ج ۱ ص ۶۲۵' ۶۳۶) مالکیہ کا بھی یہی موقف ہے۔ (مکمل اکمال الاکمل ج ۲ ص ۳۶۲)

ہرچند کہ تحیۃ المسجد کے امر میں عموم ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ان اوقات کے اندر نہی میں بھی عموم ہے' اور قاعدہ یہ ہے کہ جب اباحت اور تحریم میں تعارض ہو تو ترجیح تحرم کو دی جاتی ہے۔

امام شافعی کے نزدیک ممنوعہ اوقات میں بھی تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۸)

امام احمد بن حنبل کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں۔ مشہور قول یہ ہے کہ ناجائز ہے' اور ایک قول جواز کا ہے۔ (المغنی ج ۱ ص ۴۳۱)

۴۔ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا کے باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ ہر ماہ تین روزے رکھنے کی۔

۲۔ دو رکعت نماز چاشت کی۔

۳۔ اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی اور بخاری شریف کتاب التہجد' باب صلوۃ الضحیٰ فی الحضر کے الفاظ ہیں۔ "مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی' لہٰذا میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑتا۔

۱۔ میں وتر ادا کئے بغیر نہ سوؤں۔

۲۔ میں چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں کیونکہ یہ اوابین یعنی کثرت سے توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

۳۔ اور ہر مہینے کے تین روزے رکھا کروں۔

❁ مشکوۃ کتاب الصلوۃ کے باب صلوۃ الضحیٰ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرتا ہے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ کتاب الصلوۃ کے باب ما جاء فی صلوۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الوتر کے باب ما جاء فی صلوۃ الضحیٰ میں بھی ہے

نماز چاشت

سورج بلند ہونے کے بعد دن کے ابتدائی حصے میں پڑھی جانے والی اس نماز کی دو سے لے کر بارہ تک رکعتیں احادیث سے ثابت ہیں نماز چاشت کہلاتی ہے۔

❁ مشکوۃ کتاب الصلوۃ' باب صلوۃ الضحیٰ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انسان

کے جسم میں ۳۶۰ جوڑ ہیں اور اس کے لئے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لئے صدقہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس میں یہ طاقت ہے؟ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا' راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے' اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

☜ یہ حدیث مسند احمد' حدیث بریدہ الاسلمی' رقم ۲۳۰۵۹' ج ۹ ص ۲۰ میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ الضحیٰ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کے شروع ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر تسبیح صدقہ ہے، اور ہر تحمید صدقہ ہے' اور ہر تہلیل صدقہ ہے' بھلائی کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور چاشت کی دو رکعت ان سب کو کفایت کرتی ہیں (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا کے باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہیں۔

ان احادیث سے چاشت کی کم از کم ۲ رکعت کا ثبوت ملا۔ اور اب چار اور اس سے زیادہ کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الضحیٰ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم)

☜ صحیح مسلم میں یہ حدیث کتاب صلوٰۃ کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ الضحیٰ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوالدرداء وابوذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! دن کے اوّل حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لئے کافی کردوں گا۔

(ترمذی، ابوداؤد، دارمی نے نعیم بن ھمّار غطفانی سے اور احمد نے اُن سے روایت کیا)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف، ابواب الوتر، کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

اب آٹھ رکعات کی احادیث ملاحظہ فرمائیں:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ الضحیٰ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (نفل) ادا فرمائیں اور یہ نماز مختصر پڑھی لیکن رکوع وسجود مکمل ادا کئے، اور میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے مختصر نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ وہ چاشت کی نماز تھی۔

(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ میں ذرا تفصیل سے بھی موجود ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الوتر کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

❁ سنن ابن ماجہ شریف کتاب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ

میں ہے:

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بہت سے لوگ جمع تھے' میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی یا نہیں؟ مجھے سوائے اُم ھانی کے کسی نے نہیں بتایا۔ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت پڑھی ہیں۔

اب بارہ رکعات پڑھنے کی احادیث ملاحظہ فرمائیں:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ الضحیٰ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترمذی شریف میں یہ حدیث ابواب الوتر کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ شریف کتاب الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شروع دن میں چاشت کی دو رکعتیں ادا کرے غافلین میں نہ لکھا جائے گا، اور جو چار رکعتیں ادا کرے گا اُس کا شمار عابدین میں ہوگا اور جو چھ رکعتیں ادا کرے گا وہ اس دن کے لیے کافی ہوں گی' جو آٹھ رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قانتین یعنی قیام کرنے والوں میں لکھے گا' اور جو بارہ رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ہر دن اور ہر رات میں اللہ عزوجل اپنے بندوں پر ایک

احسان اور ایک صدقہ فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اپنے بندوں میں کسی پر اپنے ذکر کے الہام سے افضل کوئی احسان نہیں فرماتا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۳۴۱۹، ج۲، ص۴۹۴)

فضائل

❁ اب نماز چاشت کے عمومی فوائد کی احادیث ملاحظہ فرمائیں رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو نجد کی جانب بھیجا، وہ لشکر بہت سا مال غنیمت لے کر جلد لوٹ آیا تو لوگ لشکر کے مقام کی نزدیکی، کثرتِ مالِ غنیمت اور جلد لوٹ آنے کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی قوم کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے بھی قریب جہاد کرنے والی، اس سے بھی زیادہ مالِ غنیمت حاصل کرنے والی اور جلدی لوٹنے والی ہے!

(پھر فرمایا) جو شخص وضو کرے، پھر نماز چاشت ادا کرنے کے لیے مسجد میں حاضر ہو وہ ان لوگوں سے بھی قریب، زیادہ غنیمت لانے والا اور جلدی لوٹنے والا ہے۔

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص: رقم ۶۶۴۹، ج۲، ص۵۸۴)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کثرت سے توبہ کرنے والے ہی نماز چاشت پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، اور یہ اوابین یعنی توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

(طبرانی اوسط، رقم ۳۸۶۵، ج۳، ص۶۰)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن

آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا کہ نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟
یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔

(طبرانی اوسط رقم ۵۰۶۰، ج ۴، ص ۱۸)

اب نماز چاشت کے متعلق چند احادیث مزید ملاحظہ فرمائیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کبھی یہ نماز پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔

مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ الضحیٰ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اس کو ترک نہ کریں گے۔ اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

یہ حدیث ترمذی شریف، ابواب الوتر کے باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ میں بھی ہے۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں، ہر گاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کو کرنا پسند کرتے تھے لیکن اس خدشہ سے نہیں کرتے تھے کہ آپ کو دیکھ کر مسلمان بھی وہ کام کرنے لگیں اور وہ کام ان پر فرض ہو جائے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز چاشت چار رکعات کی صحیح حدیث موجود ہے۔

اب صحیح مسلم کے اسی باب کی آپ سے ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

پوچھا:

کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اِلَّا یہ کہ آپ کسی سفر سے تشریف لائیں۔

چاشت کی نماز میں بلحاظ ثبوت کے تطبیق

ان متعارض روایات میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ نے تطبیق اس طرح دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ چاشت کی متعدد رکعات پڑھی ہیں تا کہ اُمت کو عمل کرنے میں آسانی اور سہولت ہو اور ہر راوی نے اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔

اور شرح صحیح مسلم ج ۲، ص ۴۳۱ میں لکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے بالکل نہیں دیکھا۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپسی کے موقع پر چاشت کی نماز پڑھتے۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ چار رکعت چاشت پڑھتے تھے اور جس قدر زیادہ چاہتے پڑھ لیتے۔

اس تعارض کا اوّلاً جواب یہ ہے کہ جس کسی واقعہ کے بارے میں ثبوت اور نفی کی روایات ہوں تو ثبوت کی روایات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ثانیاً یہ کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جن روایات میں چاشت پڑھنے کی نفی کا بیان کیا ہے وہ نفی ان کے مشاہدہ کے اعتبار سے ہے اور جن روایات میں انہوں نے سرکار رسالت مآب ﷺ کے پڑھنے کی خبر دی ہے وہ کسی اور صحابی یا صحابہ یا خود رسول اللہ ﷺ کے خبر دینے کی وجہ سے ہے۔

ثالثاً جن روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نمازِ چاشت پڑھنے کی نفی بیان کی

ہے وہ دوام اور مواظبت کے اعتبار سے ہے یعنی رسول اللہ ﷺ ہر روز چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

رابعاً لوگوں میں چاشت کی نماز آٹھ رکعت معروف ہوگئی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس معروف طریقہ کی نفی کی ہے کیونکہ آپ چاشت کی نماز چار رکعت بھی پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چاشت کی نماز سے جو اپنے علم کی نفی کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آٹھ دن کے بعد آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ یہ نماز مسجد میں پڑھتے تھے' یا سفر میں پڑھتے تھے' جس کی وجہ سے آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے پڑھنے کا علم نہیں ہو سکا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے مسجد میں چاشت کی نماز پڑھنے کو بدعت قرار دیا ہے۔ اور منقول ہے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(بخاری' مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ' باب صلوٰۃ الضحیٰ' تیسری فصل)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کو یہ خدشہ تھا کہ اگر ہر روز التزام کے ساتھ چاشت کی نماز مسجد میں پڑھی گئی تو لوگ اس کو فرض کے مشابہ قرار دے لیں گے۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کی کثرت

قرآن ایک مکمل ضابطہء حیات ہے۔ قرآن نہ صرف ہر شعبہ ہائے زندگی کی مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ اس کے ہر ہر لفظ پر ثواب ملتا ہے۔ تلاوتِ قرآن کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔ قرآن ایک ابدی قانون ہے' جس کی خلاف ورزی سے ایسا بگاڑ پیدا ہوتا ہے جو انسانی معاشرے کو تباہ کر دیتا ہے۔

تلاوتِ قرآن سے اپنی زندگیوں میں نکھار لائیں۔ تلاوت قرآن کی کثرت آپ کے نیکیوں کے نیک بیلنس میں بے پناہ اضافے کا باعث ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب' حصہ دوم' کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

❁ مشکوۃ کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

(بخاری' فضائل القرآن' باب خیرکم من تعلم القرآن و علمه)

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔

اور ترمذی شریف' ابواب فضائل القرآن' باب ماجاء فی تعلیم القرآن میں ہے۔

اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (حسن صحیح)

❁ مشکوۃ کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو آدمیوں سے غبطہ (حسد) کرنا جائز ہے۔

(۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے۔

(۲) جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ شب و روز اس کو خرچ کرتا ہے۔

(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب التوحید باب قول النبی ﷺ جعل اتاہ القرآن...... میں ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب فضائل القرآن باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه میں ہے۔

❁ مشکوۃ کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ترتیل اور صحیح طریقہ پر قرآن کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب التفسیر باب عبس میں ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب فضائل القرآن باب فضیلة حافظ القرآن میں ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب فضائل القرآن' باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ میں ہے۔

❁ ترمذی' ابواب فضائل القرآن' باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و اٰیۃ الکرسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن سیکھو اور اسے پڑھو' کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اُس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے۔

جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ اور جو قرآن سیکھے لیکن اُسے سینے میں لئے سوتا رہے اُس کی مثال (چمڑے) کے اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔

(یہ حدیث حسن ہے)

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کی دوسری فصل میں ہے۔

(نسائی' ابن ماجہ)

❁ ترمذی' ابواب فضائل القرآن' باب ماجاء فی من قرا حرفاً من القرآن ماله من الاجر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا:

اے رب! اسے جوڑا پہنا۔

چنانچہ اُسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا۔

اے رب! اسے مزید پہنا۔

پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا۔

اے رب! اس سے راضی ہو جا۔ اور اس سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا۔ ہر آیت کے بدلے اس کی نیکی بڑھائی جائے گی۔

(یہ حدیث حسن ہے)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب' کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

﴿ترمذی' ابن ماجہ' حاکم' وقال الحاکم: صحیح الاسناد﴾

❁ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اُس کے لئے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف' لام ایک حرف' اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی' دارمی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب فضائل القرآن' باب ما جاء فی من قرأ حرفاً من القرآن ما له من الاجر میں ہے۔

یہ حدیث الترغیب والترہیب' حصہ دوم' کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن تیسری فصل میں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں قرآن کریم کی تلاوت تمام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے۔ اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے' اور صدقہ (نفل) روزہ سے بہتر ہے حالانکہ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

﴿بیہقی فی شعب الایمان﴾

مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان قلوب کو اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح نمی کی وجہ سے لوہا زنگ پکڑتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی قلعی (زنگ دور کرنے) کا طریقہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوتِ قرآن کرنا۔

﴿بیہقی فی شعب الایمان﴾

ترمذی شریف 'ابواب فضائل القرآن' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے۔

یہ حدیث الترغیب والترھیب' کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

﴿ترمذی، حاکم﴾ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ الرشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآنِ کریم پڑھ کر اس پر عمل کیا قیامت کے دن اُس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دُنیا میں تمہارے گھروں کو مُنور کرتی ہے۔ اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا.

یہ حدیث الترغیب والترھیب' کتاب قراءۃ القرآن میں بھی ہے۔

﴿احمد، ابوداؤد، حاکم، وقال الحاکم: صحیح الاسناد﴾

مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن' اداب التلاوۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم میں ذوق وشوق باقی رہے تو تلاوت کرتے رہو لیکن جب طبیعت

منتشر ہونے لگے تو (تلاوت کرنے سے) کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث بخاری شریف' فضائل القرآن' باب قراءۃ القرآن ما ائتلفت قلوبکم میں ہے۔

التر غیب والترہیب' کتاب قراءۃ القرآن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قرآن اللہ کریم کا دسترخوان ہے اس میں سے جتنا تم سے ہو سکے لے لو۔ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے' یہ صاف روشنی ہے' یہ نفع بخش شفا ہے' جس نے اسے تھام لیا اس کے لئے حفاظت کا سامان ہے' جس نے اس کی پیروی کی اُس کے لئے ذریعۂ نجات ہے' یہ گمراہ نہیں کرتا کہ سزا کا مستحق بنائے' آڑا ترچھا نہیں ہے کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت پڑے' اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے' اور نہ بار بار کے پڑھنے سے پرانا ہوگا' اس کی تلاوت کرتے رہو اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت پر تمہیں اجر عطا کرتا ہے' ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں' دیکھو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے' بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے' میم ایک حرف ہے۔ (حاکم)

بخاری شریف' فضائل القرآن' باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس نے دو مرتبہ دور کیا۔ اور پہلے آپ ہر سال (رمضان المبارک میں) دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔

درود شریف کی کثرت

درود وسلام ایک ایسا دلفریب اور صدا بہار نغمہ ہے کہ زمین و آسمان' کائنات کا گوشہ گوشہ' عرش وفرش کی لامتناہی وسعتیں اس سے گونج رہی ہیں۔ یہ بے قرار دلوں کا چین وسکون اور امن وامان کی وادیوں کا نکھار ہے۔ اس کی سرمستی سے ہر بادہ خوار سرشار ہے۔ اس کے حسن و جمال کا ایک زمانہ طلبگار ہے۔ اس کی اثر آفرینیوں کا ہر ایک کو اقرار ہے۔ جو کوئی اس محفلِ دل بہار سے دور ہے وہ تنگ وتاریک وادیوں کا گرفتار ہے۔

اپنے گھروں کو گل وگلزار بنانے اور مہکانے کے لئے' اپنے دل کو حسن و جمالِ یار کی لطافتوں سے لطف اندوز کروانے کے لئے محافلِ درود وسلام کا اہتمام کریں۔

درود وسلام اہل ایمان کی پہچان' اہل محبت کا نشان اور ہر ایک کی نجات کا سامان ہے۔ پورا رمضان اپنے گھروں میں اس کا خصوصی اہتمام کریں۔

✿ ترمذی شریف' ابواب صفة القيامة میں ہے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں' آپ فرمائیں کہ میں درود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو' اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا ''نصف''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو' البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: دو تہائی

آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو! البتہ اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کر دوں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب تیرے غموں کی کفایت ہو گی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے)

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ' باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلها کی دوسری فصل میں ہے:

❁ صحیح مسلم شریف میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الوتر کے باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ہے (امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔)

☜ یہ حدیث سنن نسائی' باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ہے:

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کی فصل اول میں ہے۔

❁ صحیح مسلم شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مؤذن نے کہے ہیں۔ اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کسی کو نہیں ملے گا مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو اور میں

اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں، پس جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اُس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

☜ یہ حدیث سنن نسائی شریف الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد الاذان میں ہے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب فضل الاذان و اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل میں ہے۔

❁ ترمذی شریف، ابواب الدعوات میں ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلها کی تیسری فصل میں ہے۔

❁ ترمذی شریف، ابواب الدعوات میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں کی بخشش حاصل نہ کر سکے، یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو گیا۔ اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے دخولِ جنت کا مستحق نہ بنا۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلها کی دوسری فصل میں ہے۔

❁ ترمذی شریف، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن وہ آدمی میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا رہا۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا کی دوسری فصل میں ہے۔

❁ ترمذی شریف' ابواب الوتر' باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان مُعلّق رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جب تک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے۔

جب تک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا کی تیسری فصل میں ہے۔

❁ ترمذی شریف' باب ما ذکر فی الثناء علی اللہ والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الدعا میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے۔ میں (نماز سے فارغ ہو کر دُعا کیلئے) بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر بارگاہِ رسالت میں ھدیہء درود بھیجا۔ اور اس کے بعد اپنے لئے دُعا مانگی' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلھا کی دوسری فصل میں ہے:

❁ ترمذی شریف' ابواب الدعوات' ماجاء فی القوم یجلسون لا یذکر اللہ میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لئے نقصان دہ ہے' اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔ (یہ حدیث حسن ہے)

❁ ترمذی شریف' ابواب الدعوات میں ہے:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا: اس نے جلدی کی۔ پھر اُسے بلایا اور اسے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے' پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور پھر جو چاہے دعا مانگے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

☜ یہ حدیث سنن ابوداؤد شریف جلد اول باب الدعا میں ہے۔

❁ سنن نسائی شریف' باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (صحیح)

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلھا کی

دوسری فصل میں ہے۔

ابن ماجہ شریف'باب الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ بہشت کی راہ بھول گیا۔

ابن ماجہ شریف'باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی مسلمان مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس کے لیے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔اب بندہ کی مرضی ہے چاہے کم بھیجے یا زیادہ۔

توبہ واستغفار کی کثرت

اے شیطانی قوتوں کے اسیر! اے منزل سے بھٹکے ہوئے راہی! اے اپنے دل کی وادی میں کانٹوں کی فصل بونے والے!

اے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو توڑنے والے!

اس چند روزہ زندگی کی دلفریبیوں سے پھندھیا جانے والے!

اپنے مالک ومولا کی بارگاہِ عظیم وجلیل میں سجدہ ریز ہوکر معافی کا طلب گار ہو۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ وہ عظیم الشان بارگاہ ہے کہ جہاں سے کوئی خالی نہیں لوٹتا۔

مت سوچ کہ کیا کیا اور کیسا کیسا نافرمانی اور ناراضی کا کام کیا صرف یہ سوچ کہ وہاں سے کوئی سوالی خالی نہیں لوٹتا۔ ہر کوئی اپنا دامنِ مراد بھر کے آتا ہے۔

اس کے خزانے بھرے ہیں' ان میں کبھی اور کسی لحہ معمولی سی بھی کمی ممکن نہیں۔

آجا کیونکہ فقط اس در سے نا صرف معافی ملتی ہے بلکہ انعام و اکرام سے بھی نوازا جاتا ہے۔

توبہ واستغفار

کچھ انسان اپنی زندگی میں مسلسل گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ ان کی زندگیوں کا حاصل فقط حصول دولت وآسائش زندگی کی فراوانی ہوتا ہے۔ ان کے حصول کے ساتھ ساتھ وہ زبان و نفس کی تسکین کے لیے طرح طرح کے گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ ان کے زندگی کے شب و روز اسی طرح گزرتے ہیں۔ شاید ہی کوئی خوش

قسمت ہو جو اس راہ گناہ و معصیت سے نجات حاصل کر کے راہ جنت پر گامزن ہو۔

ہر گناہ جس پر اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف سے وعید آئی ہو' اللہ عزوجل اور اس کے رسول نے لعنت فرمائی ہو یا جس پر کوئی حد جاری ہو' اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے اور ان کی سزا بڑی عبرت اور دردناک ہے۔ قرآن و حدیث میں ان گناہوں پر جو سزائیں مرتب ہوں گی ان کے واقعات سے دل دہل جاتا ہے۔

اور دوسری وہ گناہ ہیں جن پر اتنی سخت سزائیں نہیں لیکن انسان کو جہنم کے گڑھے میں گرا دے گے ان کو صغیرہ گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی نیک اعمال سے مسلسل مغفرت ہوتی رہتی ہے۔ اور کچھ گنہگار ایسے ہیں کہ جہنم میں اپنی سزا بھگت اُ جنت میں چلے جائیں گے۔

تمام کبیرہ صغیرہ گناہ سچی توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک مسلمان کو اللہ کی رحمت سے کبھی بھی ناپسند نہیں ہونا چاہیے اور توبۃ النصوح کے بعد مسلسل نیک کاموں میں لگے رہیں اور اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیں تو اللہ عزوجل ہر گناہ معاف فرما سکتا ہے۔

ملا علی قاری مرقاۃ (ج ۵ ص ۱۲۲) میں لکھتے ہیں:

علامہ طیبی نے کہا کہ توبہ کا شرعی معنی یہ ہے کہ گناہ کو بُرا جان کر فی الفور ترک کر دے' اس سے جو تقصیر ہوئی ہے اس پر نادم ہو' اور آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا عزم مصمم کرے اور جو گناہ اس سے ہو گیا ہے اس کا تدارک اور تلافی کرے' علامہ نووی نے کہا ہے کہ اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو پھر توبہ قبول ہونے کی نہ زائد شرط ہے کہ وہ صاحب حق کو اس کا حق واپس کر لے یا اس سے معاف کرائے۔ علامہ ابن حجر نے کہا اور اگر اس ذمہ حقوق اللہ ہیں تو وہ نوافل اور فروض کفایہ میں مشغول

ہونے کے بجائے ان فوت شدہ فرائض کو ادا کرے۔

خوف وخشیت الٰہی

جب تک انسان میں خوف وخشیت الٰہی پیدا نہ ہو اللہ کے عذاب کا ڈر اور خوف دل میں پیدا نہ ہو اس وقت تک کوئی بھی انسان توبہ کی طرف راغب نہیں ہوتا۔

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار والتوبۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میری شان کے لائق یہ ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں اور جس کے دل میں خشیت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی مغفرت کردوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب فی سعۃ رحمتہ کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

حضرت ابو الدرداء کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت سوال کیا:

یا رسول اللہ! اگرچہ وہ چور ہو یا زنا کا ارتکاب کرتا ہو؟

رسول اللہ ﷺ نے اس وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کا اعادہ فرمایا:

حضرت ابولدرداء کہتے ہیں کہ میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا تو تیسری مرتبہ بھی سرکار نے اسی خشیت والے جملے کا اعادہ فرمایا۔

میں نے پھر اپنے سوال کو دُہرایا تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اگر چہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ (احمد)

❁ سنن ترمذی' کتاب البر والصلۃ کے باب ماجاء فی معاشرۃ الناس میں ہے۔

حضرت ابو ذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں بھی رہو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی' اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب' حصہ چہارم کے باب کتاب التوبۃ والزھد میں ہے۔

❁ الترغیب والترہیب' حصہ چہارم کے باب کتاب التوبۃ والزھد میں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائی ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ عزوجل سے ڈرنے کو (تقویٰ اختیار کرنے) لازم پکڑو' اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ عزوجل کو یاد کرو' اور جو کوئی برائی کر بیٹھو تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ توبہ کرو' اگر کوئی برائی چھپ کر لی ہے تو اس کی توبہ پوشیدہ طور پر اور اگر سب سے سامنے کھلم کھلا کی ہے تو اس کی توبہ بھی سب کے سامنے

اعلانیہ کرو۔ (طبرانی' بیہقی)

اعترافِ گناہ

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار والتوبۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب گناہ کا اعتراف کر کے اللہ عزوجل سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ' باب الاستغفار والتوبۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بندے نے گناہ کر کے یہ کہا: اے اللہ عزوجل! مجھ سے صدورِ گناہ ہوا ہے' میری مغفرت فرمادے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا پروردگار بخشش فرمانے والا ہے جو گناہوں پر مواخذہ فرماتا ہے' لہٰذا میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا۔

پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے زندگی کے لحات گزارتا ہے۔ لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ اللہ عزوجل کی طرف رجوع کر کے کہتا ہے: اے اللہ عزوجل! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے' تو مجھے اس کی مغفرت فرمادے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہ پر مواخذہ کرتا ہے اور مغفرت بھی فرمادیتا ہے۔ لہٰذا میں نے اس کو بخش دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک زمانہ گزرتا ہے' پھر اس بندے سے گناہ صادر ہو جاتا ہے اور وہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہتا ہے: اے اللہ عزوجل! میری

مغفرت فرمادے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے اور مغفرت بھی فرما دیتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اب وہ جو چاہے کرے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب التوبہ کے باب قبول التوبۃ من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبۃ میں ہے۔

آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم یعنی پکی توبہ

✿ الترغیب والترہیب' حصہ چہارم' کتاب التوبہ والزھد میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس سے صدور گناہ نہ ہوا ہو۔ (ابن ماجہ' بیہقی فی شعب الایمان) یہ حدیث سنن ابن ماجہ' ابواب الزھد کے باب ذکر التوبہ میں ہے۔

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے۔

گناہوں سے استغفار کر کے پھر بھی ان گناہوں پر اڑے رہنے والا ایسا ہے جیسا کہ اپنے رب عزوجل سے استہزاء (مذاق) کرنے والا۔ (طبرانی' ابی الدنیا' بیہقی)

اس کی پہلی روایت مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ کی تیسری فصل میں بھی ہے۔

✿ الترغیب والترہیب' حصہ چہارم' کتاب التوبہ والزھد میں ہے:

جناب حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ؟

گناہوں پر شرمندگی اور پشیمانی کا نام توبہ ہے۔ (صحیح ابن حبان)

انہوں نے فرمایا: جی ہاں

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ' ابواب الزھد کے باب ذکر التوبہ میں ہے۔

سنن ترمذی' کتاب صفۃ القیامۃ میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کِفل نامی شخص گناہ کرنے سے نہ چوکتا۔ ایک مرتبہ اس کے پاس ایک مجبور عورت آئی تو اس نے اسے نوے دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اسے زنا کرنے دے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا۔ اس نے عورت سے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟ تو "اس عورت نے کہا: نہیں! میں نے یہ کام کبھی نہ کیا تھا مگر آج ایک ضرورت نے مجھے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا۔" اس نے کہا کہ "تم آج وہ کام کر رہی ہو جو تم نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا' جاؤ میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہے۔ خدا کی قسم! آج کے بعد میں اللہ عزوجل کی کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔" پھر اسی رات کِفل کا انتقال ہوا گیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ عزوجل نے کِفل کی مغفرت فرما دی۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب' حصہ چہارم' کتاب التوبہ والزہد میں بھی ہے۔

نیکیوں کی طرف رغبت اور ان کی کثرت کرنا

مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نواحی مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملیں تو میں نے ان کو لپٹ لیا' اور میں نے صرف اس کو چھونے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرما دیں۔

یہ سن کر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے۔

لیکن اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا تو وہ شخص اُٹھے اور چل دیئے۔
رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیج کر انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ترجمہ آیت:- دن کی ابتدا اور انتہا پر اور رات کے تھوڑے حصہ میں نماز کو قائم کرو' بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں' اور یہ ہدایت و نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔

حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا: یا نبی اللہ! یہ حکم صرف انہیں کے ساتھ مخصوص ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں' یہ حکم عمومی اور سب کے لیے ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب التوبہ کے باب قولہٖ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات میں ہے۔

❁ یہ حدیث مسلم شریف کتاب التوبہ کے باب قولہٖ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات میں ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے' اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اچانک ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے' آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔
رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے' آپ مجھے پر حد قائم کیجیے۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور جماعت کھڑی ہوگئی۔
جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پیچھے گیا اور میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گیا کہ دیکھوں آپ اس شخص کو کیا جواب دیتے ہیں۔

وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے ملا اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے' آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔

حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ جب تم گھر سے چلے تھے' کیا تم نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟

اس نے کہا: ہاں یا رسول اللہ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد کو یا فرمایا تمہارے گناہ کو اس نماز سے معاف فرما دیا ہے۔

علامہ نووی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں حد سے مراد ایسا گناہ ہے جو تعزیر کا موجب نہ ہو اور یہ گناہ صغیرہ ہے کیونکہ اگر یہ کبیرہ ہوتا' خواہ حد کا موجب ہوتا یا نہ ہوتا' تو نماز سے ساقط نہ ہوتا' کیونکہ اس پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ جو گناہ حد کو واجب کرتے ہیں وہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں۔

❁ الترغیب والترہیب' حصہ چہارم کی کتاب التوبہ والزھد میں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنی بقایا زندگی میں اچھے عمل کرے گا تو اس کی پچھلی زندگی کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اور جو اپنی بقایا زندگی میں برائیوں اور گناہوں میں مبتلا رہے گا تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں پر پکڑ ہو گی۔ (طبرانی)

❁ الترغیب والترہیب' حصہ چہارم کی کتاب التوبہ والزہد میں ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گناہ کرنے کے بعد پھر نیکیاں کرتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے اوپر

ایک تنگ زرہ ہو جس نے اسے گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ نیک عمل کرتا ہے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جاتی ہے، پھر دوسرا نیک عمل کرتا ہے تو دوسری کڑی کھل جاتی ہے، اس طرح نیکیاں کرتے کرتے زمین پر آ جائے۔

گناہ پر شرمندگی اور ندامت کی وجہ سے رونا

❁ مشکوٰۃ کتاب الرقاق کے باب البکاء و الخوف کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جس کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے باعث آنسو نکلیں خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر اس کے چہرے کی ظاہری سطح پر بہیں مگر اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کو قبضے میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے کافی رہے، اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (احمد، ترمذی)

گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری تمام امت عافیت میں رہے گی سوائے علانیہ گناہ کرنے والے کے۔ اور یہ بھی اعلان کرنا ہے کہ کہ آدمی رات کو ایک کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالا

ہے لیکن صبح کے وقت وہ کہے کہ اے فلاں! رات میں نے فلاں کام کیا ہے۔ حالانکہ رات کو اس کے رب نے پردہ ڈالے رکھا لیکن صبح کو اس نے اپنے رب کا پردہ ہٹا دیا۔

(متفق علیہ)

اللہ عزوجل کا توبہ کرنے والے سے خوش ہونا

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار و التوبۃ کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی توبہ کرے' اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری' جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہو' کھو جائے اور وہ اس کی بازیابی کی امید کھو کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے پڑ کر سو جائے' اور جب بیدار ہو تو دیکھے کہ میری سواری کھڑی ہے' اور فرط مسرت سے اس کی مہار پکڑ کر یہ بھی کہہ دے' خداوند! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ یعنی خوشی کی زیادتی میں غلط کلمات ہی کہہ دے۔

(مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب التوبۃ میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ باب ذکر التوبہ میں کچھ مفہوم میں فرق سے موجود ہے۔

❁ مشکوٰۃ' کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار و التوبۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رب کریم شب (رات) کو اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے' اسی طرح دن کو دستِ قدرت دراز کرتا ہے تاکہ رات میں گناہ

کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک (تا قیام قیامت) جاری رہے گا۔ (مسلم)

☜ صحیح مسلم شریف میں یہ حدیث کتاب التوبۃ کے باب قبول التوبۃ من الذنوب وان تکررت الذنوب و التوبۃ میں ہے۔

توبہ کا دروازہ کب تک کھلا ہے

❁ مشکوٰۃ' باب الاستغفار و التوبۃ کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا رہے گا۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الذکر والدعاء ...... الخ کے باب التوبۃ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ' باب الاستغفار و التوبۃ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ سانس کا ڈولا باقی رہتا ہے (جب تک اس کا سانس نہ اکھڑے)۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ شریف' ابواب الزہد کے باب ذکر التوبۃ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ' باب الاستغفار والتوبۃ کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ (احمد' ابوداؤد' داری)

مشکوٰۃ' باب الاستغفار والتوبۃ کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لمبائی ستر برس کی راہ ہے' وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہا گے اور یہ کلام الٰہی کی اس آیت کی تشریح ہے۔
رب کریم کی جانب سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولتِ ایمان سے مشرف نہ ہوا ہوگا۔ اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔
(ترمذی' ابن ماجہ)

گناہوں کی کثرت پر نہیں بلکہ اللہ کی کثرت پر نظر رکھو

مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار و التوبۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے (۹۹) افراد کو قتل کیا' پھر وہ توبہ کے لیے در بدر مارا پھرا یہاں تک کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ تو راہب نے کہا: نہیں۔ اس نے راہب کو مار ڈالا۔ اس قاتل نے پھر ایک شخص سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ' لیکن راستے میں ہی اس کو موت آ گئی' لیکن اس کا منہ اس گاؤں کی طرف تھا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں مزاحم ہوئے۔
اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کو حکم دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا کہ تو اس سے دور ہو جا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب ان دونوں

بستیوں کا فاصلہ ناپو۔

جب فاصلہ ناپا گیا تو وہ جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت کم تھا۔

لہٰذا اس بنا پر اس کی بخشش کر دی گئی۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب التوبۃ کے باب قبول التوبۃ القاتل وان کثر قتلہٗ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کے باب الاستغفار والتوبۃ کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بنی اسرائیل میں دو دوست تھے' جن میں سے ایک عابد و زاہد تھا' جبکہ دوسرا گنہگار۔ عابد اپنے دوست سے کہتا ہے کہ تو گناہ کم کر دے تو وہ کہتا ہے کہ تو مجھے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے۔ ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اسے بہت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کرے۔ تو گنہگار نے کہا: تو مجھے میرے حال پر رہنے دے' کیا تو میرا نگران ہے۔

یہ سن کر عابد نے کہا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تیری ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا' اور تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا' جنہوں نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا۔ جب یہ دونوں روحیں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوئیں تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا: تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ پھر عابد سے فرمایا: کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ کہنے لگا: نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: فرشتو! اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ۔ (احمد)

ذکرواذکار کی کثرت
اور خصوصی محافل کا اہتمام

حضور سرورِ عالم، منبع جود وسخا، شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت مرحومہ کی نجات ابدی اور کمالِ سرمدی کے لیے صبح وشام، دن رات کے معمولات، وظائف، تسبیحات وغیرہ کا خزانہ بے بہا عطا فرمایا ہے۔ پھر اہل ایمان کو چاہیئے کہ ان ذکرواذکار کو حرزِ جان بنائے اور اللہ عزوجل سے انعاماتِ بے کراں سے نوازا جائے۔

صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار کے باب فضل الذکر والدعا والتقرب اِلی اللہ تعالیٰ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں، اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوں، اگر وہ میرا تنہا ذکر کرے تو میں بھی اس کا تنہا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ میرا جماعت میں ذکر کرے تو میں اس سے افضل جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ بہ قدر ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں بہ قدر ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ بہ قدر ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں بہ قدر چار ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آئے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء...... الخ کے باب الحث

علی ذکر اللہ تعالیٰ میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث صحیح بخاری (ج ۲ ص ۱۱۰۱) میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء......الخ کے باب فضل مَجَالِسِ الذِّکْرِ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں' جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذکر کرنے والوں) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اپنے پروں سے بعض دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمانِ دُنیا تک جگہ بھر جاتی ہے۔ جب ذکر کرنے والے مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں' پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے۔ حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہوتا ہے' تم کہاں سے آئے ہو'؟

وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔ جو سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے میرے رب!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب تیری دوزخ سے پناہ مانگتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے!

فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا' اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اُس سے میں نے ان کو پناہ دے دی۔

آپ نے فرمایا' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب ان میں فلاں بندہ خطا کار تھا' وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا'

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

❁ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا...... الخ کے باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک راستے میں جا رہے تھے' آپ کا ایک پہاڑ سے گزر ہوا جس کو جُمدان کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا: چلتے رہیے' یہ جمدان ہے۔ 'مُفَرِّدُوْنَ سبقت لے گئے۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مُفَرِّدُوْن کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں۔

❁ ترمذی شریف' ابواب الدعوات' کے باب ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ مالھم من الفضل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے' انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں' رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے۔ ان پر اطمینانِ قلب اُترتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترمذی شریف' ابواب الدعوات کے باب ماجاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ مالھم من الفضل میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور (حاضرین سے) پوچھا: تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرمایا: کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیشِ نظر تم سے قسم نہیں لی' اور باوجودیکہ مجھے آنحضرت ﷺ سے قُرب حاصل تھا' پھر بھی تم میں سے کوئی مجھ سے کم احادیث رکھنے والا نہیں۔

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور پھر احسان فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟

عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم تو محض اس مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں لی کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصد ہے۔ میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور بتایا کہ اللہ تبارک

وتعالیٰ تمہارے باعث فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے)

✿ ترمذی شریف، ابواب الدعوات، کے باب ماجاء فی القوم یجلسون وہ یذکرون اللہ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لئے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہیے تو بخش دے

(یہ حدیث حسن ہے)

✿ مجمع الزوائد (ج ۱۰ ص ۷۴) میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ذکر سے افضل کوئی صدقہ نہیں ہے۔

✿ مجمع الزوائد (ج ۱۰ ص ۷۷) میں ہے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو موتیوں کے منبروں پر بھیجے گا، ان کے چہروں پر نور ہوگا، لوگ ان پر رشک کریں گے (یعنی ان کی تعریف کریں گے)

حالانکہ وہ نبی ہوں گے نہ شہید۔

ایک اعرابی گھنٹوں کے بل بیٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لئے ان لوگوں کا بیان کریں ہم ان کو پہچان لیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں سے ہوں اور اللہ کے لئے آپس میں محبت کریں گے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوں گے اور اللہ کا ذکر کریں۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے۔

صدقہ وخیرات کی کثرت

صدقہ وخیرات اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اللہ عزوجل اس شخص سے راضی وخوش ہوتا ہے کہ جو اس کی راہ میں اُس کے دیئے ہوئے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل ہونے سے صدقہ وخیرات کرنے والے کی مصیبتیں، تکلیفیں، دکھ، پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ صدقہ وخیرات نہ صرف موجودہ پریشانیوں کو دور کرتا ہے بلکہ آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں کیلئے ایک رکاوٹ بن جاتا ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت جابر وحذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (متفق علیہ)

ہر نیک کام صدقہ ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الادب کے باب کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے مسلمان خواتین! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الادب کے باب لاتحقرن جارۃ لجارتھا

میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب البر والصلۃ کے باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء میں ہے۔

❁ بخاری شریف "فضائل القرآن" باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک متواتر حاضرِ خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور فرمایا کرتے تھے، جب حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہِ معلّٰی ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف، کتاب بدء الخلق کے باب ذکر الملائکۃ میں بھی ہے۔

❁ صحیح بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب انفاق المال فی حقہ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی، اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں

فرماتا مگر حلال کمائی سے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے' پھر خیرات کرنے والے کے لیے اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے' یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ کے باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف میں ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب الصدقۃ من کسب طیب میں بھی ہے۔

بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ میں ہے:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: "جہنم سے بچو' خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر"۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث بخاری شریف کتاب بدء الخلق کے باب اذا وقع الذباب فی شراب میں ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا ہانپ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اُس عورت نے اپنا موزہ لے کر اس میں اپنی چادر باندھی اور (گھڑے سے) پانی نکالا اور اس کو پلایا۔ اس عمل کی وجہ سے اُس کی بخشش ہو گئی۔ اس موقع پر یہ صحابہ نے دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب فضل الصدقات کی دوسری فصل

میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ نے فرمایا:

جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اُس کے جسم پر جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا۔ یہ لباس پہنانے والا حفظ وامن میں رہے گا۔ (احمد' ترمذی)

مشکوٰۃ باب فضل الصدقات کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت کو دُور کرتا ہے۔ (ترمذی)

مشکوٰۃ باب فضل الصدقات کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سوار پر چڑھنے میں مدد کرتا ہے یا اس کا سامان اُٹھا کر دیتا ہے' یہ بھی صدقہ ہے۔ اور اگر کسی سے کلمہء خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے۔ اور نماز کے لئے ہر قدم صدقہ ہے۔ اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (بھی) صدقہ ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کتاب الجہاد والسیر' باب من اخذ بالرکاب ونحوہٖ میں ہے۔

مشکوٰۃ باب فضل الصدقات کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ جو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے' سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے' راستہ سے پتھر' کانٹا یا ہڈی ہٹا دے' یا نیکی کی ترغیب دے'

برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد ۳۶۰ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر اس طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی جان کو آتشِ جہنم سے محفوظ کرلیا ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ' باب بیان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف میں ہے۔

❁ صحیح مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب فضل اخفاء الصدقة میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔

(۱) امام عادل' (۲) وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو۔

(۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔

(۴) وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ملیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں جدا ہوں۔

(۵) وہ شخص جسے کوئی مقتدر اور حسین عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

(۶) وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے حتیٰ کہ بائیں ہاتھ کو نہ پتہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

(۷) اور وہ شخص جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ کے باب الصدقة باليمين میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ باب فضل الصدقات کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تسبیح' تکبیر' تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں' اس طرح نیک بات کی ترغیب اور برائی

سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوقِ زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے۔

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انسان اپنی شہوت کی تکمیل کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہوگا؟ اس طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہوگا۔ (مسلم)

❁ ترمذی' ابوالبر والصلۃ کے باب ماجاء فی ضائع المعروف میں ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے' بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے' راستے سے پتھر کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے' اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الوصیۃ کے باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے۔

(۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرتی ہے

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب العلم کی پہلی فصل میں ہے۔

❁ سنن ابن ماجہ شریف' ابواب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ کے باب ثواب معلم الناس الخیر میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مومن جب انتقال کرتا ہے تو اُس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر سات چیزوں کا ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

اوّل

یہ کہ اگر اس نے کسی کو علمِ دین سکھایا تو اُس کو برابر ثواب ملتا رہے گا جب تک وہ علم دنیا میں جاری رہے گا۔

دوم

یہ کہ اس کی نیک اولاد ہو جو اُس کے حق میں دُعا کرتی رہے۔

سوم

یہ کہ وہ قرآن شریف چھوڑ گیا ہو۔

چہارم

یہ کہ اُس نے مسجد بنوائی ہو۔

پنجم

یہ کہ اُس نے مسافروں کے آرام کے لئے مسافر خانہ بنوایا ہو۔

ششم

یہ کہ اُس نے کنواں یا نہر وغیرہ کھدوائی ہو۔

ہفتم

یہ کہ اُس نے اپنی زندگی میں صدقہ دیا ہو۔

تو یہ چیزیں جب تک موجود رہیں گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

☚ یہ حدیث مشکوۃ کتاب العلم کی تیسری فصل میں ہے۔

گناہوں سے اجتناب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"روزہ دار کو چاہیئے کہ حتی الامکان گناہوں سے بچے کیونکہ گناہوں کے ارتکاب سے روزے کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں عمداً کوتاہی کرنا جرم ہے۔ جھوٹ بولنا، قطع رحمی یعنی رشتوں کو توڑنا، اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچانا کبیرہ گناہ ہیں، ان سے بچنا چاہیئے۔ کبائر کی فہرست بہت طویل ہے اور صغائر پہ اصرار سے وہ بھی کبائر بن جاتے ہیں۔ گناہوں کی نحوست انسان کی نیکیوں اور عبادات پر اثر انداز ہوتی ہے"۔

کبیرہ اور صغیرہ گناہوں پر علماء نے ضخیم کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اُن کا باریک بینی سے مطالعہ فرمائیں تاکہ ہر گناہ سے بچا جا سکے۔

اس موضوع پر سب سے جامع کتاب شیخ الاسلام، امام احمد بن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی الزواجر عن اقتراف الکبائر ہے، جس کا ترجمہ مکتبہ المدینہ (دعوتِ اسلامی) نے "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کے نام سے دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

اس موضوع پر دوسری اہم کتاب علامہ شمس الدین ذہبی کی کتاب الکبائر ہے جس کا ترجمہ علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یہ فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

(اس کا ایک ترجمہ مکتبہ صبح نور فیصل آباد سے بھی شائع ہوا ہے)

میں یہاں چند کبیرہ گناہوں کے متعلق احادیث درج کرتا ہوں، ان کا معاملہ

خصوصی نوعیت کا ہے۔

بخاری شریف کتاب الایمان کے باب "سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام و علم الساعة..........." میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کے ملنے پر اور اس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان میں ہے۔

جو چیزیں اجزائے ایمان اور ارکانِ اسلام میں آتی ہیں وہ تمام ضروریاتِ دین میں سے ہیں ان میں سے ایک کا بھی انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

بخاری شریف کتاب الشہادت کے باب "ما قیل فی شهادة الزور......." میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

یہ حدیث بخاری شریف کتاب الدیات میں بھی ہے۔

یہ حدیث نسائی شریف ذکر الکبائر میں بھی ہے۔

بخاری شریف کے اسی باب میں آگے ایک اور حدیث میں ہے:

عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتادوں؟

لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیوں نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے‘ پھر فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ باربار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب استتابۃ المرتدین کے شروع میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان کے باب الکبائر و اکبرھا میں بھی ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب الوصایا کے باب قول اللہ تعالیٰ ان الذین یاکلون اموال الیتمی .... میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات تباہ کن گناہوں سے بچتے رہو۔

لوگ عرض گزار ہوئے‘ یارسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲۔ جادو کرنا۔

۳۔ اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

۴۔ سود خوری۔

۵۔ یتیم کا مال کھانا۔

۶۔ کافروں سے مقابلہ کے دن بھاگ جانا۔

۷۔ پاک دامن اور بھولی بھالی مسلمان عورت پر (بدکاری کی) تہمت لگانا۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان کے باب الکبائر و علامات النفاق میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب المحاربین کے باب "رمی المحصنات" میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان کے باب الکبائر وا کبرھا میں بھی ہے

❁ بخاری شریف کتاب استتابۃ المرتدین کے باب قال اللّٰہ تعالیٰ ان الشرک لظلم عظیم ...... میں ہے:

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ عرض کی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنا۔ عرض کی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ یمین غموس۔ میں عرض گزار ہوا کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا کہ جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہضم کرنا چاہے اور ہو اس قسم میں جھوٹا۔

❁ بخاری شریف کتاب الدیات کے باب "قول اللّٰہ تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم" میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد

کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ:- اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ ضرور سزا پائے گا۔ (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

☜ یہ حدیث اختصار کے ساتھ سنن نسائی شریف کتاب المحاربہ "ذکر اعظم الذنب" میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب التفسیر سورہ الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ کی تفسیر میں بھی ہے۔

❁ سنن نسائی شریف کتاب المحاربہ "ذکر الکبائر" میں ہے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ رب العزت کی عبادت کرتا ہے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا' نماز پڑھتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے' کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اُس کے لئے جنت ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کبائر کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ شرک کرنا اور مسلمان مرد یا عورت کا قتل کرنا اور جہاد کے دن (کافروں کے مقابلے) بھاگنا۔

❁ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان کے باب الکبائر و علامت النفاق کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ میں دس باتوں پر عمل کروں:

۱۔ اگر تجھے جان سے مارے جانے یا جلائے جانے کا بھی خوف ہو جب بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں کسی کو شریک نہ کرو۔

۲۔ اگر والدین تجھے یہ حکم دیں کہ اہل و عیال کو چھوڑ دے جب بھی ان کی نافرمانی نہ کروں۔

۳۔ جان بوجھ کو فرض نماز کو ترک نہ کروں کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں نہیں رہتا۔

۴۔ شراب نوشی سے احتراز کروں کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۵۔ ارتکابِ گناہ سے بچو کیونکہ گناہ غضب الٰہی کا سبب بنتے ہیں۔

۶۔ اگر جنگ میں لوگ مرکٹ بھی رہے ہوں تو بھی جنگ سے نہ بھاگو۔

۷۔ اگر کہیں (وبا کی وجہ سے) اموات ہونے لگیں تو وہیں ٹھہرو اور وہاں سے نہ بھاگو۔

۸۔ استطاعت کے مطابق اہل و عیال کی کفالت کرو۔

۹۔ ان کی تربیت سے غافل نہ رہو۔

۱۰۔ اور ان کو خشیت الٰہی کی تعلیم دو۔ (احمد)

❁ بخاری شریف کتاب استتابة المرتدین والمعاندین ...... کے باب ''قال اللہ تعالیٰ ان الشرك لظلم عظیم ...... میں ہے:

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وہ جو ایمان لائے اور ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی'' (سورہ الانعام آیت ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بڑی مشکل نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم (ناحق) کی ملاوٹ نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں (بلکہ مراد شرک ہے) کیا تم

حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان کے باب "صدق الایمان و اخلاصه" میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الایمان کے باب "ظلم دون ظلم" میں بھی اختصار کے ساتھ ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الانبیاء کے باب "قول الله تعالیٰ و اتخذ الله ابراهيم خليلاً ......" میں بھی ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب العلم کے باب "من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية ان لا يفهموا ......" میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر اکتفا نہ کر بیٹھیں۔

❁ بخاری شریف کتاب الرقاق کے باب "المكثرون هم المقلون ......" میں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا جا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو ناپسند ہو کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے۔ پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آجاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک ساعت چلتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال

والے قیامت کے روز کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کر کے اس کے ذریعے نیکی کمائے۔ حضرت ابوذر کا بیان ہے کہ پھر میں گھڑی بھر آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ بٹھا دیا کہ جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے' یہاں تک کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے کافی دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لاتے ہوئے فرما رہے تھے: "اگرچہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔" جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے' پتھریلی زمین میں آپ کس کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا؟ فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی اُمت کو بشارت دینا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا' ہاں۔ میں نے کہا' خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔

❁ بخاری شریف کتاب اللباس کے باب "الثیاب البیض" میں ہے:

ابوالاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے پہن کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ جنت میں داخل ہوا جب کہ اسی وعدے پر اس کا انتقال ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا یا چوری کی؟ فرمایا

کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ بھی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات موت کے وقت ہو یا اس سے پہلے جب بھی کوئی تائب اور نادم ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اُسے بخش دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان کی پہلی فصل میں بھی ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب التوحید کے باب کلام الرب مع جبرئیل میں ہے:

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اُس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اُس نے چوری کی یا زنا کیا۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب بدء الخلق کے باب ذکر الملائکۃ میں بھی ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب اللباس کے آخر میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نیز میرے اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسولِ خدا کی خدمت کے لیے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی رسولِ خدا کی خدمت کے

لیے حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد ارشاد ہوا۔ اے معاذ! میں عرض گزار ہوا کہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد کہا: اے معاذ بن جبل! عرض کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جب کہ مذکورہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الرقاق کے باب من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الایمان کے باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ میں بھی ہے۔

فضول گفتگو اور فضول کاموں

سے پرہیز

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ماہِ رمضان بڑا ہی برکتوں والا مہینہ ہے۔ یہ وقت بہت قیمتی ہے' لایعنی اور عبث کاموں میں ضائع نہ کریں۔ عبث اور لایعنی کام وہ ہے جو از رُوئے شرع یا عقل بندے کے لیے کسی قسم کا کوئی دنیوی یا اُخروی فائدہ نہ رکھتا ہو۔ انسان یوں تو ہر وقت کسی نہ کسی ذہنی یا جسمانی شغل میں مصروف ہوتا ہے' مگر یہ مصروفیت اگر دینی یا دُنیوی ہر لحاظ سے بے فائدہ ہو تو بندہ سراسر گھاٹے میں رہتا ہے۔ پھر ماہِ رمضان کے انتہائی قیمتی اوقات بندہ یونہی عبث اور لایعنی کاموں میں ضائع کیوں کرے۔ ہاں اگر کسی وقت تکان ہو تو آدمی ترویحِ قلب کے لئے کوئی جائز تفریح کر سکتا ہے۔ تاکہ دین میں سختی محسوس نہ ہو۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح لہو کی اجازت فرما دی ہے اور یہ لہو بعض اوقات منافی کمال نہیں ہوتا جیسا کہ امام ابن حجر مکی اور علامہ عبدالغنی نابلسی نے ''حدیقہ ندیہ'' میں تصریح فرمائی ہے۔ (فتاویٰ ج ا ص ۷۴۲)

فضول اور لایعنی کاموں میں مصروف رہنے کی بجائے دینی علوم اور معلومات کے حصول کی طرف راغب ہوں۔ ایسے اعمال اور وظائف پڑھیں جن سے جنت کا حصول آسان ہو اور دنیوی گناہوں سے نجات اور چھٹکارا ملے۔ اور ایسی محافل میں شرکت کریں جن سے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ ہو اور نیک اعمال کی طرف

رغبت ہو۔

مشکوۃ کتاب العلم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم سیر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے۔(ترمذی)

مشکوۃ کتاب العلم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حُسنِ خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔(ترمذی)

مشکوۃ کتاب العلم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ (مسلم)

جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

مشکوۃ کتاب العلم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔(متفق علیہ)

یہ حدیث بخاری شریف کتاب العلم میں ہے۔

مشکوۃ کتاب الرقاق کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو۔

ا۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

۲۔ صحت کو بیماری سے پہلے

۳۔ تونگری کو مفلسی سے پہلے

۴۔ فراغت کو مشغولیت سے پہلے

۵۔ اور زندگی کو موت سے پہلے (ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الرقاق کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے:

۱۔ عمر کن کاموں میں ختم کی۔

۲۔ جوانی کن باتوں میں برباد کی۔

۳۔ مال کہاں سے کمایا

۴۔ اور کہاں خرچ کیا۔

۵۔ جو جانتا تھا اُس پر کہاں تک عمل کیا۔ (ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب البیان والشعر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب البیان والشعر کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی کلام ہے' اچھا ہو تو اچھا ہے اور برا ہو تو برا ہے۔ (دار قطنی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب البیان والشعر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حیاء اور خاموشی ایمان کی دو شاخیں ہیں جب کہ فحش گوئی اور زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں۔(ترمذی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب البیان والشعر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لچھے دار باتیں بنانا سیکھ لے تاکہ اُس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کے فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔(ابوداؤد)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجَا

جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔﴿احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان﴾

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی کے اسلام کی خوبیوں سے بیکار باتوں کا چھوڑ دینا ہے۔

(مالک، احمد، ابن ماجہ، ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی کی نقل اُتاروں اگرچہ مجھے اتنا کچھ ملے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کو صحیح کہا۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو عادتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا: لمبی خاموشی اور حسن اخلاق۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مخلوق نے ان جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔

☜ یہ حدیث مسند ابویعلی الموصلی، رقم ۳۲۸۵، ج ۳، ص ۱۷۴ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب المفاخرۃ والعصبیۃ کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے یہ نسب کسی کو گالی دینے کے لئے نہیں ہیں، تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، صاع کو صاع میں ڈالنا اُسے نہیں بھرتا، تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں مگر دین اور تقویٰ کے باعث، آدمی کی ذلت کے لئے زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہونا کافی ہے۔ (احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی تین ہیں:

ایک حاکم جو انصاف کرنے والا، خیرات کرنے والا اور نیکی کی توفیق والا ہو۔

دوسرا رحم دل آدمی جو ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان کے لئے نرم دل ہو۔

تیسرا پاک دامن جو عیال دار ہو کر سوال کرنے سے بچے۔

جہنمی پانچ ہیں۔

ایک وہ کمزور رائے جن کا کوئی مقصدِ حیات نہیں' تمہارے درمیان رہیں تو تابع ہو کر رہیں' نہ بیوی بچوں کی تمنا اور نہ مال کی۔

دوسرا وہ خائن کہ کوئی طمع اس سے پوشیدہ نہ ہو' معمولی چیزوں میں خیانت کرتا ہے۔

تیسرا وہ آدمی جو ہر صبح و شام کو تمہیں تمہارے بال بچوں اور مال میں دھوکا دے۔

نیز بخل' جھوٹ اور بد خلق فحش گو کا ذکر بھی کیا۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب الشفقة والرحمة على الخلق کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا دین خیر خواہی ہے۔

ہم عرض گزار ہوئے کہ کس کے لئے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لئے' اُس کی کتاب کے لئے' اُس کے رسول کے لئے اور آئمہ مسلمین و عوام کے لئے۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ کتاب الآداب کے باب الشفقة والرحمة على الخلق کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے' روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

عرض گزار ہوا کہ فلاں عورت کم روزے رکھنے' کم صدقہ دینے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشہور ہے۔ وہ پنیر کے ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔

آپ نے فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔ (احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

❁ مشکوٰۃ کتاب الرقاق کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ آدمی سے فرماتا ہے کہ تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے سینے کو استغنا سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور کر دوں گا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو مشغول کر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔ (احمد، ابن ماجہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الرقاق کی تیسری فصل میں ہے:

امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ لقمان حکیم سے کہا گیا: ہم جو دیکھتے ہیں اس مقام پر آپ کو کس چیز نے پہنچایا؟ فرمایا کہ سچی بات کرنے، امانت ادا کرنے اور بیکار گفتگو چھوڑ دینے سے۔ (موطا)

❁ مشکوٰۃ کتاب الرقاق کے باب فضل الفقراء............کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: عیش پسندی سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پسند نہیں ہوا کرتے۔ (احمد)

باوضو رہنے کی کوشش کرنا

اکثر اوقات باوضو رہنا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔

باوضو رہ کر ذکر کرنے سے اس کے اجر وثواب میں برکات ہوتی ہیں' اذکار کی نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان کے افعال میں درستگی پیدا ہوتی ہے۔ باوضو انسان اکثر ذکر اذکار میں مصروف رہتا ہے جس سے وہ بے ہودہ گفتگو اور کاموں سے بچ جاتا ہے۔

طبی نقطہ نظر سے اس کے کئی فوائد ہیں:

آنکھوں اور چہرے کا گرد وغبار دُھل جاتا ہے' چہرے پر رونق رہتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کہ بندۂ مومن و مسلم وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دُھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا جاتا تھا' اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دُھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا جاتا ہے' اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دُھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا' اب وضو سے فارغ ہو کر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الطہارت کے باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت قیامت میں اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمکتے دمکتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ چاہے کہ اس کی پیشانی چمکتی ہوئی ہو تو اُس کو چاہئے کہ ایسا ہی عمل کرے۔ (متفق علیہ)

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مسلمان کو فرض نماز کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہِ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الطہارت کے باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے یا اس کو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہو۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الطہارۃ کے باب الذکر المستحب عقب الوضو میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچتا ہے وہاں تک وہ زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الطہارۃ کے باب استحباب الطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال میں استقامت حاصل کرو حالانکہ تم میں اس کی صلاحیت نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے مومن کے سوا کوئی وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک احمد ابن ماجہ دارمی)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننھا کے باب المحافظۃ علی الوضو میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف کتاب الطہارۃ کے باب ما جاء فی الوضو لکل الصلوٰۃ میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابوداؤد شریف کتاب الطہارۃ کے باب الرجل یجدد الوضو من غیر حدث میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پہلا فرد ہوں جس کو قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھانے کو کہا جائے گا' سب میں اپنی اُمت کے ان افراد کو پہچان لوں گا جو میرے سامنے' میرے دائیں' میرے بائیں' اور میرے پیچھے ہوں گے۔ اس وقت ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں کے اژدحام میں جو جناب نوح علیہ السلام سے آپ کی اُمت تک کے لوگوں کا ہوگا کس طرح پہچانیں گے؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاءِ وضو کی چمک دمک سے' کیونکہ کوئی بھی ان جیسا نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری اُمتوں کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے' اور ان کی ذُرّیت اُن کے آگے دوڑتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

❁ مشکوٰۃ کتاب الطہارت کے باب مایوجب کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی' اس طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الطہارت کے باب وجوب الطہارۃ للصلوٰۃ میں بھی ہے۔

❁ سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ کے باب المحافظۃ علی الوضوء میں ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین پر ثابت

قدم رہو تم ہرگز اس کی برکات شمار نہ کرسکو گے' اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے اور مومن ہی ہر وقت باوضو رہ سکتا ہے۔

❁ طبرانی کبیر' رقم ۴۵۹۶' ج ۵' ص ۶۵ میں ہے:

حضرت سیدنا ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ثابت قدم رہو اور کیا اچھا ہے اگر تم ثابت قدم رہو' اور وضو پر ہمیشگی اختیار کرو کیونکہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے' اور زمین سے خبردار رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور اس زمین پر جو کوئی بھی اچھا یا برا عمل کرے گا زمین اس کے بارے میں خبر دے گی۔

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو اور وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ (مسند احمد' مسند ابی ہریرہ' رقم ۷۵۱۶' ج ۳' ص ۷۲)

❁ حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو پکارا' پھر دریافت فرمایا:
اے بلال! کون سی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟
آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔
تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یہی وجہ ہے۔ (مسند احمد' حدیث بریدہ الاسلمی' رقم ۲۳۰۵۷' ج ۹' ص ۲۰)

سحری اور افطاری کا اہتمام کرنا

سحری کھانا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سحری کھانا برکت ہے۔

مسلمانوں کا ایک امتیازی نشان ہے۔

مسلمان کی وحدت اور بھائی چارے کا عکاس ہے۔

آج کے نئے دور میں نئی نسل اسلامی تعلیمات سے غافل ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام میں تو ہے کہ عشاء کے بعد کسی ضرورت کے بغیر کسی سے گفتگو نہ کی جائے اور فوراً سو جائے تاکہ تہجد کے وقت بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی دعائیں اور التجائیں پیش کرے۔ یہ دعائیں اور التجائیں قبول ہونے کا سب سے اہم وقت ہے۔ اگر تہجد نہیں ادا کرتا تب بھی وہ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے لئے اپنی نیند اچھی طرح سے پوری کر کے بیدار ہو سکے۔ نئی نسل رات بارہ بجے کے قریب یا اس کے بعد تک جاگتی رہتی ہے اور صبح دس گیارہ بجے بیدار ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر نوجوان نماز ادا کرنے سے غافل ہیں اور جو نوجوان بیرون ممالک روزگار، تعلیم یا تفریح کے لیے گئے ہوئے ہیں وہ تو بالکل اسلامی معمولات سے غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کا مطمعِ نظر ہوتا ہے کہ ایک دو بجے جب وہ سونے لگیں اسی وقت کھانا کھا کر روزہ رکھ لیں، حالانکہ ابھی سحری کا وقت شروع ہی نہیں ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اذانِ فجر سے کچھ دیر قبل سحری کرنے کو پسند کرتے تھے اور پھر نمازِ فجر ادا کرنے چلے جاتے تھے۔ اب والدین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو یہود و ہنود کے طریقے اپنانے سے

بچائیں جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار حکم دیا ہے۔

سحری کے لئے بیداری کا عادی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز تراویح ادا کرنے کے فوراً بعد سو جائیں۔

رمضان المبارک کے آنے سے پہلے ہی اس کی تیاری شروع کر دیں۔ کھانے پکانے کی اشیاء کا بندوبست کریں' افطاری کا مناسب اہتمام کریں تاکہ بچوں کو خوشی اور راحت ہو۔ ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا اور ان سے محبت کرنا سکھائیں۔

جدید دور کے تقاضوں کے مطابق سحری اٹھنے کے لئے الارم والی گھڑی استعمال کریں تاکہ آپ بروقت اُٹھ سکیں اور بچوں کے لئے سحری کا مناسب انتظام کر سکیں۔

مفسر قرآن' شارح بخاری و مسلم' حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شرح صحیح مسلم (ج ۳ ص ۸۳) میں "سحری کی فضیلت" میں لکھتے ہیں۔ تمام آئمہ مذاہب اور فقہا کا اتفاق ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کو برکت قرار دیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ سحری کھانے سے روزہ رکھنے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے' دوسری وجہ یہ ہے کہ سحری کھانے سے پہلے روزہ رکھنے والا بسم اللہ پڑھے گا' سحری کے بعد اللہ کی حمد اور استغفار کرے گا اور یہ کلمات برکت کے موجب ہیں۔ سحری مسلمانوں کی خصوصیت ہے کیونکہ پچھلی اُمتوں کو اس وقت میں کھانے کی اجازت نہیں تھی۔ سحری کھانا بھی عبادت ہے کیونکہ سحری کھانے میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل ہے۔ نیز سحری کی وجہ سے روزہ کی نیت پھر تازہ ہو جاتی ہے۔

بچوں میں روزے رکھنے کا شوق پیدا کرنا

رمضان المبارک کے مہینے میں دیکھا گیا کہ اگر والدین اور بڑے بہن بھائی روزہ رکھتے ہوں تو بچوں کو روزہ رکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ یہ سب ماحول کی برکات ہیں۔ وہ والدین جو خود رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتے ان کی اولاد روزوں کے بارے میں اکثر لاپرواہ ہوتی ہے۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ رمضان کے روزے چھوڑ کر کتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ان کا کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

اگر بچے بالکل چھوٹے ہوں تو اکثر والدین ان کو چڑی روزے (چڑیا کا روزہ) رکھوا دیتے ہیں کہ جب تک روزہ رکھ سکیں ٹھیک ہے جب بھوک لگے تو انہیں کھانا کھلا دیا اور دودھ پانی وغیرہ پلا دیا اور کہہ دیتے ہیں کہ اب تم نے پھر چڑی روزہ رکھ لیا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ انہیں مکمل روزہ رکھنے کی عادت ہو جاتی ہے۔

اسلام میں بھی اس کی ترغیب موجود ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب صوم الصبیان میں ہے:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا:
تجھ پر افسوس ہے اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے ہیں، پس اُسے پیٹا۔

❁ بخاری شریف کے اسی باب میں ہے۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے، اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔

وہ فرماتی ہے کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے، ہم نے ان کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی، جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک عمرہ اگلے عمرہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(بخاری کتاب العمرۃ باب العمرۃ وجوب العمرۃ وفضلھا)

❁ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حج اور عمرہ پے درپے ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی سونے' چاندی اور لوہے کی گندگی کو مٹا دیتی ہے۔

(ترمذی' کتاب الحج' باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ)

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج یا میرے ساتھ ایک حج کرنے کے برابر ہے۔

(صحیح مسلم' کتاب الحج' باب فضل العمرۃ فی رمضان)

❁ حضرت اُم مَعْقِل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں' کیا کوئی ایسا عمل ہے جو میرے حج کا بدل ہوجائے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔

(ابوداؤد کتاب المناسک' باب العمرۃ)

❁ حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کونسا عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا۔

(طبرانی کبیر، رقم ۸۱۶، ج ۲۲، ص ۳۲۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِ سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ ابوطلحہ اور اس کے بیٹے حج کیلئے چلے گئے ہیں اور مجھے گھر چھوڑ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِ سلیم رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ)

حصہ دوم

رمضان المبارک کے فضائل و مسائل

روزے کی تعریف اور اقسام

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم کتاب الصیام کے شروع میں روزے کا مفہوم اور اقسام اس طرح سے بیان کی ہیں۔

روزے کا لغوی اور شرعی معنی

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ لغت میں صوم کسی چیز سے رکنے اور چھوڑ دینے کو کہتے ہیں، اور روزے دار کو صائم اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے اور عمل تزویج سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے، اور ان تینوں چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص بات کرنا چھوڑ دے اس کو بھی صائم کہتے ہیں قرآن مجید میں ہے۔

انی نذرت للرحمن صوما۔ (مریم:۲۶)

میں نے رحمٰن کے لیے بات نہ کرنے کی نذر مان لی ہے۔

(لسان العرب ج ۱۲ ص ۳۵۱)

علامہ خوارزمی روزے کا شرعی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اہلِ عبادت کا عبادت کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور عملِ تزویج سے رُکے رہنے کو شریعت میں صوم (یعنی روزہ) کہتے

ہیں۔(الکفایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۳)

روزے کی شرائط

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں کہ روزے کی صحت کے لیے' نیت کرنا اور حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے' تاہم اس کے ساتھ روزہ دار کے مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے۔

نیز علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

مسلمان ہونا' بالغ ہونا' اور عاقل ہونا روزے کے نفسِ وجوب کی شرائط ہیں' اور اگر دارالحرب میں ہو تو روزے کی فرضیت کا علم بھی ان شرائط میں داخل ہے' اور اس کا ادا کرنا اس وقت واجب ہوگا جب مسلمان شخص تندرست ہو اور اپنے وطن میں مقیم ہو۔

روزے کی اقسام

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں کہ روزے کی اقسام یہ ہیں:

فرض' واجب' سنت' مستحب' نفل' مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی۔

فرض روزے: رمضان کے روزے' قضاء رمضان کے روزے' کفارۂ قتل کے' کفارۂ قسم کے روزے' حالت احرام میں شکار کرنے کی جزاء کے روزے اور احرام میں احرام کے منافی کام کرنے کی بنا پر فدیہ کے روزے۔ یہ سب فرض ہیں کیونکہ ان کا ثبوت نص قطعی اور اجماع سے ہے۔

واجب روزے: واجب میں نذر کے روزے ہیں' بظاہر ان کو بھی فرض میں داخل ہونا چاہیے تھا کیونکہ ان کا ثبوت نص قطعی سے ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولیوفوا نذورھم۔(حج:۲۹)

اپنی نذروں کو پورا کرو۔
لیکن چونکہ نذرِ معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں اس لئے یہاں نذور کا لفظ عام مخصوص البعض ہے اور مخصوص البعض بوجہ ظنیت کے واجب ہوتا ہے اس لئے نذر کے روزے واجب ہیں فرض نہیں۔

سنت روزے: نویں اور دسویں محرم دونوں دن کے روزے رکھنا سنت ہے۔
مستحب روزے: ایام بیض کے روزے رکھنا مستحب ہے۔
ایک دن روزہ ایک دن افطار جس کو صوم داؤدی کہا جاتا ہے یہ بھی مستحب ہیں۔
اسی طرح ہر وہ روزہ جس کا ثبوت سنت سے ہو وہ مستحب ہے جیسے عرفہ (۹ ذی الحج) کا روزہ۔
نفل روزے: ان کے علاوہ جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے ان دنوں میں روزہ رکھنا نفل ہے۔
صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔
ایام تشریق اور عیدین کا روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۴، ۳۳۵)

روزے کی فرضیت

روزے کی فرضیت کے بارے میں دو احادیث کا مطالعہ فرمائیں:
❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب وجوب صوم رمضان میں ہے:
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے

اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گذار ہوا: مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟

راوی کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے اُسے اسلام کے شرائع بتا دیئے تو وہ عرض پرداز ہوا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کم کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے' یا جنت میں داخل ہو گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

✿ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے' جو ایسا مبارک مہینہ ہے کہ جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ عزوجل نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو نفل مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اُس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فرض ادا کرے تو گویا اُس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہے' اور غم خواری کا مہینہ ہے' اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے' اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کروانے کا سبب ہے۔ افطار کروانے والے کے لئے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب

اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے' اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا تو اللہ عزوجل اُس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا۔ جو دخولِ جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت کا' درمیانی حصہ مغفرت کا' اور آخری حصہ نارِ دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اُس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نارِ دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم' کتاب الصوم میں بھی ہے۔

رمضان المبارک کا چاند دیکھنا اور دُعا کرنا

✿ مشکوٰۃ کتاب الصوم' باب رویۃ الھلال کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک چاند کو دیکھ نہ لو' اسی طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو' اور جب مطلع ابر آلود ہو تو اندازہ کرو (اس کا حساب کرلو) (ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے' جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو) اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال والفطر لرؤیۃ الھلال...... میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان...... میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا

رایتم الھلال......میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم باب رویۃ الھلال کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال والفطر لرؤیۃ الھلال......میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الھلال......میں ہے۔

☜ یہ حدیث (راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) ترمذی ابواب الصوم کے باب ماجاء ان الصوم لرؤیۃ الھلال و الافطار میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب رویۃ الھلال کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شک والے دن (یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کی۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الشك میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الھلال فصوموا......میں ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام کیا تھا۔ اور اس کا حاصل شروع میں (ج ۳ ص ۱۱۷) میں اس طرح لکھا ہے: ''جب ایک شہر

میں چاند نظر آ جائے اور ہر شہر میں چاند نظر نہ آئے تو دوسرے شہر میں پہلے شہر کی رؤیت ہلال مانی جائے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں مذاہب اربعہ کے اکثر فقہاء کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ اگر دو شہروں میں بہت زیادہ فاصلہ نہیں ہے تو دونوں شہروں میں اس کا شرعاً اعتبار کیا جائے گا اور اگر دوسرے شہر کے مطالع میں زیادہ بُعد اور فاصلہ ہو تو پھر ان میں اختلاف مطالع معتبر ہوگا۔

❁ مشکوٰۃ کتاب بالصوم کے باب رویۃ الھلال کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے؟

اعرابی نے کہا: ہاں!

پھر نبی کریم علیہ السلام نے معلوم فرمایا: کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے؟

(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب ماجاء فی الشھادۃ علی رویۃ الھلال میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ماجاء فی الصوم بالشھادۃ میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب رویۃ الھلال کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے' اتنا کسی مہینہ کی تاریخوں کا اہتمام نہ فرماتے۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر انتیس کو ابر ہوتا تو تیس دن پورے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ترمذی ابواب الصوم کے باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لر مضان میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا خیال رکھو۔

ترمذی ابواب الصوم کے باب ما جاء لکل اهل بلد رؤیتهم میں ہے:

حضرت کریب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا۔ فرماتے ہیں، میں شام میں آیا اور اپنا کام مکمل کر لیا۔ ابھی شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا۔ ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا (ہفتہ کو روزہ رکھا)۔

پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا تو مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند کے بارے میں پوچھا "تم نے چاند کب دیکھا"؟ میں نے عرض کیا: ہم نے جمعہ کی شب دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "کیا تم نے بھی شب جمعہ (چاند) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا، لہٰذا ہم تیس روزے رکھیں گے بشرطیکہ (۲۹ دن کے بعد) چاند نہ دیکھ لیں۔ حضرت کریب فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہمارے لئے حضرت امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ فرمایا: نہیں، ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ ہر شہر والوں کے لئے چاند دیکھنا ضروری ہے۔

یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب بیان ان لکل بلد

روینتہم ...... میں ہے۔

روزے کے فضائل و برکات

روزہ سراپا رحمت ہے۔ اس کے بے شمار طبی، روحانی اور جسمانی فوائد ہیں۔ دُنیا و آخرت میں اس کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ چند احادیث سے اس کے فضائل و برکات کا اندازہ لگائیں:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق "جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں" (متفق علیہ)

☜ یہ روایت بخاری شریف کتاب الصوم کے باب هَلْ يقال رمضان او شهر رمضان ...... میں ہیں۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم، کتاب الصوم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب الریان للصائمین میں ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم، کتاب الصوم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا' البتہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا' اور ایک منادی ندا کرتا ہے' بھلائی کو طلب کرنے والے آگے بڑھ اور برائی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا' اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ' احمد)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب ما جاء فی فضل شہر رمضان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ما جاء فی فضل شہر رمضان میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآنِ کریم بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اللہ عزوجل! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔

لہٰذا ان دونوں کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب، حصہ دوم، کتاب الصوم میں ہے۔
(رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رمضان کی آخری رات کو اُمت کی بخشش کی جاتی ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا:

کیا بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

❁ سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الصیام کے باب ماجاء فی فضل الصیام میں ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الریان ہے اُس سے قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ روزے دار کہاں ہیں؟ تو روزے دار اُس سے داخل ہوں گے اور جو اس میں داخل ہو جائے گا اُسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فضلها کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گزر گیا اور اس شخص نے بخشش کا سامان فراہم نہ کیا، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے دخولِ جنت کا مستحق نہ بنا۔

(ترمذی)

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب مَن صام رمضان ایمانا او احتسابًا ونیۃ میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے

روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں۔

بخاری شریف کتاب الصوم کے باب الصوم لمن خاف عن نفسہ العزوبۃ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو عورت کا مہر ادا کرسکتا ہے وہ نکاح کرلے کیونکہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیئے اچھا ہے اور جو ایسے کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ رمضان کے روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

الترغیب والترھیب حصہ دوم' کتاب الصوم میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

غزوہ کرو غنیمت پاؤ گے' روزے رکھو صحت مند رہو گے' سفر کیا کرو دولت مند ہو جاؤ گے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ ثقات)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں:

بروزِ قیامت ایک منادی اس طرح ندا کرے گا:

ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اجر دیا جائے گا سوائے قرآن والوں (یعنی عالم قرآن) اور روزہ داروں کے' کہ انہیں بے حدوحساب اجر دیا جائے گا۔ (شعب الایمان' ج ۳ ص ۴۱۳' حدیث ۳۹۲۸)

روزہ کی نیت اور احکام ومسائل

نیت دل کے ارادے کا نام ہے

ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

ایک مسلمان جب رمضان المبارک تشریف لاتا ہے تو اس سے قبل ہی مصمم ارادہ

کر چکا ہوتا ہے کہ میں نے اس ماہ مبارک کے مکمل روزے رکھنے ہیں۔ یہ اس کی ایک مہینے کی مکمل نیت اس کیلئے اجر وثواب کا موجب ہے۔

ہر روزے کی سحری سے قبل وہ تراویح کا اہتمام کرتا ہے کہ صبح میں نے روزہ رکھنا ہے یہ اس کی روزہ رکھنے کی سحری سے قبل کی نیت ہے۔ اور جب سحری کھانے کے لئے اُٹھتا ہے تو اس کی روزہ رکھنے کی نیت ہوتی ہے تا کہ صرف کھانا کھانے کی۔

❁ مشکوۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی)

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ، ابواب الصوم، باب ما جاء لاصیام لمن لم یعزم من اللیل بھی میں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

نافع نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر (موقوفاً) نقل کیا ہے اور یہی اصح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان، قضائے رمضان یا نذر کے روزہ کے لیے رات کو نیت نہ کی تو درست نہیں، لیکن نفل روزے کیلئے صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

روزہ کے آداب

روزہ ایک فرض عبادت ہے، اس کے بے شمار فوائد و برکات ہیں جنہیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے آداب کو بھی ملحوظ رکھا جائے تا کہ زیادہ سے

زیادہ فوائد و برکات اور اجر و ثواب حاصل ہو۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصولِ اجر کے لئے رکھے اُس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اس سے دو آداب معلوم ہوئے۔

(۱) ایمان کی تکمیل کیلئے روزہ رکھنا۔

(۲) حصولِ اجر کیلئے روزہ رکھنا۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ما جاء فی فضل شھر رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترغیب کتاب الصوم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابنِ آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک کر دیا جاتا ہے ماسوا روزہ کے' کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا' کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لئے ترک کرتا ہے۔

اور روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں' ایک خوشی اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے' اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ فحش بات کہے اور نہ شور کرے' اگر کوئی اس کو گالی دے تو اس کو چاہیئے کہ گالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب فضل الصوم میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب ھل یقول انی صائم اذا شتم میں ہے۔

اس سے یہ تین آداب معلوم ہوئے۔

(۱) روزہ دار فحش بات نہ کرے۔

(۲) روزہ دار شور و غوغا نہ کرے۔

(۳) روزہ دار خود کسی کو گالی نہ دے اور کوئی اُسے گالی دے تو اس کا جواب یہ کہہ کر دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ماہِ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

اس حدیث سے دو آداب معلوم ہوئے۔

(۱) قیدیوں کو آزاد کیا جائے یا سزا میں تخفیف کی جائے۔

(۲) ہر سائل کو کچھ نہ کچھ دیا جائے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ما جاء فی التشدید فی

الغیبۃ للصائم میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ ابواب الصیام کے باب ماجاء فی الغیبۃ والرفث للصائم میں ہے۔

❁ یہ حدیث الترغیب والترھیب کتاب الصوم میں ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ:

(۱) روزہ دار جھوٹ نہ بولے۔

(۲) جھوٹی بات پر عمل نہ کرے۔

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب اجود ماکان النبی ﷺ یکون فی رمضان میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اُس وقت اور بھی بڑھ جاتی جب حضرت جبرائیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے' اور حضرت جبرائیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ انہیں قرآنِ مجید سناتے اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ:

(۱) رمضان المبارک میں سخاوت کثرت سے کی جائے۔

(۲) قرآن مجید کثرت سے پڑھا جائے۔

(۳) صالحین کے پاس حاضری دی جائے۔

❁ الترغیب والترھیب' حصہ دوم' کتاب الصوم میں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کی حدود کی رعایت رکھی، اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان سے بچتا رہا تو یہ روزے گذشتہ زندگی (میں جو گناہ کر چکا ہے) کا کفارہ ہو جائیں گے۔

❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

(ا) روزہ دار کو اس کی حدود (مسائل) کو جاننا چاہیے اور ان کا مکمل خیال رکھنا چاہیے۔ اگر حدود کا خیال نہیں رکھیں گے تو اس کی صحت اور اجر سے محروم رہ سکتے ہیں۔

❁ الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے:

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(نسائی، صحیح ابن خزیمہ، بیہقی)

اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ کسی شخص نے پوچھا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔

❁ حضرت سید علی ہجویری، داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں:

روزے کی حقیقت رُکنا ہے اور رُکے رہنے کی بہت سی شرائط ہیں، مثلاً معدے کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سننے، زبان کو فضول گفتگو اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حکم الٰہی عزوجل کی مخالفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرتا ہے تب وہ حقیقتاً روزہ دار ہوگا۔

نمازِ تراویح کے احکام ومسائل

مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصولِ اُجر کے لئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لئے رات کو قیام کیا اُس کے گذشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب فضل من قام رمضان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ماجاء فی فضل شھر رمضان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ شریف' ابواب اقامۃ الصلوٰت والسنۃ فیھا کے باب ماجاء فی قیام شھر رمضان میں ہے۔

نمازِ تراویح احادیث بخاری شریف میں

صحیح بخاری' ابواب التقصیر الصلوٰۃ' باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صلوٰۃ اللیل والنوافل من غیر ایجاب...... میں ہے:

حضرت عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا:

میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اِس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی، اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اِس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی، اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابوداؤد شریف ابواب شھر رمضان کے باب فی قیام شھر رمضان میں بھی ہے۔

❁ اور یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصیام کے باب فضل من قام رمضان میں اس طرح ہے:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسرے روز اور بھی بڑھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے

پیچھے نماز پڑھی جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: امابعد: تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آ جانے سے ڈرا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

❁ بخاری شریف کتاب الصیام کے باب **فضل من قام رمضان** میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نصف دورِ خلافت تک۔

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہے۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ...... یہ ایک اچھی بدعت ہے۔

رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام

کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصہ تھا' جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب قیام شھر رمضان کی تیسری فصل میں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک رات کے آخری حصہ میں پڑھی جانے والی نماز (تہجد) اس رات کے پہلے حصے میں پڑھی جانے والی نماز (تراویح) سے افضل ہے۔

اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھائی وہ نماز عشاء کے فوراً بعد نہیں پڑھائی بلکہ آدھی رات کے وقت پڑھائی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف مترجم و محشی (ج ۱ ص ۷۵۷) میں اس "باب فضل من قام رمضان" کے آخر میں لکھتے ہیں۔

رمضان شریف میں بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی یہ نمازِ تہجد تھی' نمازِ تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کے ظاہر دورِ حیات میں یہ نماز با جماعت نہیں پڑھی گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں نماز تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نصف دورِ خلافت گزر گیا تو آپ نے صحابہ کرام کے مشورے سے یہ نماز شروع کروائی۔ اس نماز کا نام نمازِ تراویح رکھا' اسے مسجد میں پڑھنا' نمازِ تراویح با جماعت ادا کرنا' اس کی بیس رکعتیں پڑھنا' یہ تمام باتیں صحابہ کرام کے اجماع سے قرار پائی تھیں' اب ان میں سے کسی بات کو توڑنا اور آٹھ رکعت تراویح کے مشروع ہونے پر زور لگانا گویا اجماعِ صحابہ کو توڑنا اور امتِ محمدیہ میں تفرقہ پیدا کرنا ہے' اور ایسا کرنا ملتِ اسلامیہ کے کسی بھی خیر خواہ کو زیب نہیں دیتا۔

نماز تراویح احادیث صحیح مسلم شریف میں

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا تاکیداً حکم نہیں دیتے تھے' فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے پچھلے گناہ بخشش دیئے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور یہ معاملہ یونہی باقی رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک یہ معاملہ اس طرح رہا۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب قیام شھر رمضان کی فصل اول میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا' اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اور اس سے اگلی حدیث میں بھی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے اور اس کو پالے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

ان دونوں احادیث میں صرف لیلۃ القدر میں قیام کا ذکر ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جو تین رات یہ نماز تراویح پڑھائی وہ بھی لیلۃ القدر کی راتیں تھیں۔

صحیح مسلم کے حوالے سے بھی یہ حدیث ملاحظہ فرمالیں:

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کا ذکر کیا اور پہلی بار سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ دوسری رات رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی' اور چوتھی رات کو اس کثرت سے صحابہ جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔

لوگوں نے نماز' نماز پکارنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نہیں آئے' حتّٰی کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ جب صبح کی نماز ہو گئی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا: گزشتہ رات تمہارا حال مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی' اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔

اس حدیث میں بھی واضح ہے کہ یہ نماز آدھی رات کو ادا کی گئی' نماز عشاء کے ساتھ اس کو ادا کرنے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت صحابہ ہے اور اس پر اجماع صحابہ و اجماع اُمت ہے۔

نمازِ تراویح امام ترمذی کی نظر میں

ترمذی شریف' ابواب الصوم' ماجاء فی قیام شھر رمضان میں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی۔ جب رمضان شریف کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی' پھر اگلی رات نہ کھڑے ہوئے اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے (تو اچھا تھا)۔ آپ نے فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لئے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہوا اُس کے لئے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے۔

پھر آپ نے نمازِ تراویح نہ پڑھائی۔ یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی۔ اپنے اہل بیت وازواجِ مطہرات کو بھی بلایا تھا آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں سحری (کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علماء کا قیام رمضان (تراویح) میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک وتروں کے ساتھ اکیس رکعات ہیں' اہل مدینہ کا یہ قول ہے اور اس پر مدینہ والوں کا عمل ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک جیسا کہ حضرت علی' عمر اور کئی دوسرے صحابہ سے مروی ہے کہ بیس رکعات ہیں۔ سفیان ثوری' ابن مبارک' شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعات پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

ترمذی شریف ابواب الصوم باب الترغیب فی قیام شهر رمضان وماجاء فیہ من الفضل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ اس فرماتے: جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک یہی صورت رہی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور پھر دورِ فاروقی کے شروع شروع میں یہی حالت رہی۔

نمازِ تراویح سنن ابن ماجہ شریف میں

سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا کے باب ماجاء فی قیام شهر رمضان میں ہے:

نظر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا' کیا تم نے اپنے والد سے رمضان کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میرے والد صاحب فرماتے تھے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے کا ذکر کیا اور کہا: اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کیے اور میں نے اس کا قیام تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ جو ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے اس کے روزے رکھے اور اس میں قیام کرے وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔

سنن ابن ماجہ شریف کے اسی باب میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے' آپ نے ہمیں نفل نماز پڑھائی حتی کہ سات راتیں باقی رہ گئیں۔

ساتویں رات میں تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ پھر چھٹی رات میں نہیں کھڑے ہوئے' پھر پانچویں رات میں آدھی رات تک ہمیں نماز پڑھائی۔ میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ! اگر بقیہ رات بھی پڑھا دیتے تو اچھا تھا۔ آپ نے فرمایا: جو امام کے ساتھ نماز پڑھے تو جب تک امام پڑھتا رہے وہ پوری رات کے قیام کے مثل ہوتا ہے۔ پھر چوتھی رات نماز نہیں پڑھائی جب تیسری رات ہوئی تو آپ نے گھر والوں اور ازواج مطہرات کو بھی جمع کیا' اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں سحری جانے کا خطرہ ہو گیا' پھر بقیہ مہینے نماز نہیں پڑھائی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف راتوں میں یا تو رکعات مختلف تھیں یا پھر تلاوت کم زیادہ تھی۔

نمازِ تراویح سنن ابوداؤد شریف میں

❁ سنن ابوداؤد شریف' ابواب شہر رمضان کے باب فی قیام رمضان میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ لیکن صاف لفظوں میں حکم نہیں فرماتے تھے' چنانچہ فرماتے کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان المبارک میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

پس رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور صورتِ حال یہی رہی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی یہی معاملہ رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

❁ سنن ابوداؤد شریف کے اسی باب میں ہے:

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لئے بوریا بچھا دیا تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

✿ سنن ابوداؤد شریف کے اسی باب میں ہے:

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ سات روز باقی رہ گئے۔ چھٹے روز بھی آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا' پانچویں روز آپ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھاتے۔ آپ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہوتے ہیں اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار فرمالیا جاتا ہے۔ جب بقیہ چوتھی رات آئی تو آپ نے قیام نہ فرمایا۔ جب بقیہ تیسری رات آئی تو آپ کی ازواج مطہرات' دیگر عورتیں اور لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم فلاح کے فوت ہوجانے سے ڈر گئے۔ جبیر نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا: سحری۔ پھر باقی مہینہ آپ نے قیام نہ فرمایا۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ تینوں رات آپ کا قیام مختلف تھا اور آخری تیسری رات جو رمضان المبارک کی ستائیسویں ہے اس رات لیلۃ القدر کی تلاش میں ساری رات قیام فرمایا۔

ان احادیث سے جو آخری عشرہ میں قیام کے متعلق ہیں وہ لیلۃ القدر کی تلاش کا پتہ دیتی ہیں۔ تراویح بیس رکعت سنت صحابہ ہے۔ چودہ سو سال تک اُمت مسلمہ کا اس

پر اجماع رہا ہے۔

❁ سنن ابوداؤد شریف کے اسی باب میں ہے:

علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا شانہء اقدس سے باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے' فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ ایسے حضرات ہیں جنہیں قرآن مجید یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے تو یہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

مذکورہ بالا تمام احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیام رمضان کی ترغیب دی' تین دن خود بھی قیام کیا' اس کے اوقات مختلف ہیں۔ قیام رمضان کو سنت قرار دیا لیکن تعداد مقرر نہ فرمائی۔

بعض غیر مقلدین کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

نواب صدیق حسن نے لکھا ہے۔ نماز تراویح سنت ہے کیونکہ آپ نے پڑھی ہے لیکن صحیح مرفوع روایات میں تعداد ثابت نہیں۔ (الانتقاد الرجیح ٦١)

نواب وحید الزمان نے لکھا ہے: تراویح کی تعداد رکعات مقرر نہیں ہیں۔ (کنز الحقائق ص ۳۰)

نواب نورالحسن نے لکھا ہے: رسول اللہ ﷺ سے تراویح کی تعداد کے متعلق کوئی ثبوت نہیں۔ (عرف الجاری ص ۹۴)

عبدالستار دہلوی نے لکھا ہے: آٹھ رکعت سے زائد تراویح درست ہے اور باعث اجر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تراویح نہیں بلکہ قیام رمضان کیلئے تعداد رکعات مقرر نہیں۔

تراویح 'ترویحہ کی جمع ہے' ترویحہ کا معنی ہے ایک بار آرام پانا۔ رکعات کیلئے تراویح کالفظ استعمال کرنا غلط ہے کیونکہ ان میں صرف ایک دفعہ ۴ رکعت کے بعد آرام پایا' راحت پہنچائی۔ اور تراویح کا لفظ اسی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے کہ تین یا اس سے زیادہ دفعہ آرام پایا جائے۔

علامہ ابن منظور افریقی نے لکھا ہے:

تراویح' ترویحہ کی جمع ہے اور اس کا معنی ایک دفعہ آرام کرنا ہے۔ جیسے سلام سے تسلیمہ 'ایک دفعہ سلام کرنا' اور ترویحہ رمضان میں آرام کرنا ہے اس کا نام لوگوں نے ہر چار رکعت کے بعد آرام کرنے کی وجہ سے رکھا گیا۔ (لسان العرب)

❁ امام بیہقی نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى اربع ركعات فى الليل ثم يتروح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت پڑھ کر آرام فرماتے تھے۔

نقل کرکے لکھا ہے:

فهذا اصل فى تروح الامام فى صلوٰة التراويح

یہی معمول صلوٰۃ التراویح کے دوران ہر چار رکعت کے بعد امام کے آرام کرنے کی دلیل ہے۔ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۷)

❁ یزید بن رومان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) تیس رکعت پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک ص ۹۸)

❁ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ (المصنف ج ۱ ص ۳۹۳)

❁ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد

میں صحابہ رمضان کے مہینہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں ایسی سورتیں پڑھتے تھے جن میں سو آیات ہوئی تھیں، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدت قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

❁ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر پڑھاتے تھے۔ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

❁ ابوالحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ (المصنف ج ۱ ص ۳۹۳)

❁ ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ میں لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (المصنف ج ۱ ص ۳۹۳)

❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان کی راتوں میں نماز پڑھایا کریں۔ پس آپ انہیں بیس رکعت (تراویح) پڑھایا کرتے تھے۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۴۰۹)

ابن تیمیہ نے لکھا ہے: حضرت ابی بن کعب کا بیس رکعت تراویح پڑھانا ثابت ہے۔ اکثر علماء اسی کو سنت کہتے ہیں۔ مہاجرین و انصار کے درمیان یہی طے پایا، کسی منکر کو بھی اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ ۱۱۲، ج ۲۳ جدید)

رمضان کے علاوہ روزہ رکھنے کا اجر وثواب

مشکوٰۃ کتاب الصوم باب صیام التطوع کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اللہ عزوجل کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دُور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم کتاب الصوم میں بھی ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی)

مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب صیام التطوع کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

یہ حدیث الترغیب والترہیب حصہ دوم کتاب الصوم میں بھی ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر باسناد حسن)

مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب صیام التطوع کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اللہ عزوجل کی رضامندی کے حصول کے لئے روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کوا اپنے بچپن سے مرنے تک

طے کرتا ہے۔(احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب، حصہ دوم، کتاب الصوم میں بھی ہے۔

(رواہ ابو یعلٰی مسند ابی یعلٰی ج ا ص ۳۸۳، حدیث ۹۱۷، والبیہقی)

❁ الترغیب والترہیب، حصہ دوم، کتاب الصوم میں ہے:

حضرت عَمرو بن عیسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے اُسے جہنم کی آگ سے سو سال کی مسافت دور کر دیا جاتا ہے۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو شخص بھی اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کے جسم کو صحت و تندرستی اور اجر عظیم عطا فرماتے ہے۔

(شعب الایمان ج ۳ صفحہ ۴۱۲، حدیث ۳۹۲۳)

روزے کی حکمتیں

مفسر قرآن، شارح بخاری و مسلم، حضرت علامہ غلام رسول سعیدی شرح صحیح مسلم (ج ۳ ص ۳۶) میں "روزے کی حکمتیں" کے تحت لکھتے ہیں:

روزہ رکھ کر جب انسان کھانے، پینے اور عمل تزویج کو چھوڑ دیتا ہے، بُرے اخلاق اور بُری عادتوں سے دستکش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنی فطرت اور خلقت کے تقاضوں سے ممکن اور شرعی حد تک مجرد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں نفسِ امارہ کے مطالبات کو مسترد کر دیتا ہے تو انسان کے ناسوتی بدن میں لاہوتی رنگ جھلکنے لگتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کا ایک مقصد تقویٰ بیان کیا ہے "لعلکم تتقون" (البقرہ:۱۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

التقویٰ ھھنا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۲)

تقویٰ یہاں ہے۔

تقویٰ دل کی اُس کیفیت کا نام ہے جس کے حصول کے بعد انسان گناہ سے ڈرتا ہے اور خوفِ الٰہی کی وجہ سے گناہ کرنے سے جھجک محسوس کرتا ہے۔

انسان کے دل میں گناہوں کی اکثر خواہشات حیوانی قوت کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے روزہ رکھنے سے حیوانی قوت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو نوجوان مالی

مجبوریوں کی وجہ سے نکاح نہیں کر سکتے اور ساتھ ہی نفسانی خواہشوں پر قابو بھی نہیں رکھتے اُن کا علاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بتلایا ہے اور فرمایا ہے کہ شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کے لئے روزہ بہترین چیز ہے۔

جس طرح ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اس طرح کھانے پینے کی نعمت کی قدر بھی روزہ رکھنے سے ہوتی ہے۔ شکم سیر ہو کر کھانا کھانے والے امیروں کو روزہ رکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ فاقہ میں کس اذیت اور بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے ۔جب تک کوئی شخص سوختہ جگر نہ ہو، سوزِ جگر کو نہیں جان سکتا۔

مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص سردیوں کے موسم میں گیا، دیکھا کہ انہوں نے (فالتو) کپڑے اُتار کہ کھونٹی پر ٹانگ رکھے ہیں اور خود بغیر کپڑوں کے بیٹھے ہوئے سردی سے کانپ رہے ہیں۔اُس نے پوچھا کہ آپ سردی سے کپکپا رہے ہیں اور کپڑے اُتار کر کھونٹی پر ٹانگے ہوئے ہیں! بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "اے بھائی فقراء بہت زیادہ ہیں اور میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کو کپڑے پہنا سکوں، اس لئے میں نے اپنے (فالتو) کپڑے اُتار کر اپنے آپ کو ان کی تکلیف میں شریک کر لیا ہے"۔

مُلا علی قاری لکھتے ہیں: اسی وجہ سے اولیاء عارفین جب کوئی لقمہ کھاتے ہیں تو یہ دُعا کرتے ہیں: "اے اللہ! بھوکوں کے حق کی بنا پر ہم سے مواخذہ نہ کرنا"۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام قحط کے سالوں میں دسترخوان پر بہت زیادہ کھانا ہونے کے باجود اس لئے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے کہ کہیں بھوکوں کا حال بھول نہ جائیں، اور ان سے مشابہت قائم رہے۔(م ق ۱ ج ۴ ص ۲۲۹)

اس لئے روزوں کی فرضیت سے ہر مسلمان کو اپنے فاقہ زدہ مسلمان بھائیوں کی بھوک اور پیاس کا اندازہ ہوگا اور اس سبب سے اس کا دل ان کی امداد اور معاونت پر

آمادہ ہوگا۔اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ غریب اور فاقہ زدہ لوگ سارا سال بھوک اور پیاس کی صعوبتوں میں گزارتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی مشابہت قائم کرنے کے لئے ایک ماہ کے دنوں میں سب پر بھوک اور پیاس طاری کر دی۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ غریبوں کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ کو اس قدر عزیز ہے کہ ان پر جو حال طاری رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کے لئے سب مسلمانوں پر وہ حال طاری کر دیا۔اسے ہمارا حال اتنا عزیز ہے، دیکھئے تم اس کو کتنا عزیز رکھتے ہیں!

رمضان کے مہینہ کو بھوک اور پیاس کا مہینہ کہتے ہیں، اس لئے ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس مہینہ میں ہماری خوراک کا بجٹ باقی مہینوں سے کم ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ اس ماہ میں ہماری خوراک کا بجٹ باقی مہینوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ بازار میں کھانے پینے کی اشیاء مٹھائی اور پھل وغیرہ باقی مہینوں کی بہ نسبت زیادہ بکتے ہیں۔ راشن کے زمانہ میں اس ماہ میں راشن کا کوٹہ زیادہ کر دیا جاتا ہے، جیسے یہ کھانے پینے کا مہینہ ہو۔

یوں لگتا ہے کہ صبح سے لے کر شام تک ہم اس لئے بھوکے رہتے ہیں تاکہ افطار کے وقت زیادہ سے زیادہ کھا سکیں۔اس صورت حال کی اصلاح ضروری تھا کہ روزوں کی برکات سے صحیح استفادہ ہو سکے۔حدیث شریف کے مطابق مسلمان کافر کی بہ نسبت سات حصہ کم کھاتا ہے۔اس اصول کی روشنی میں ہمیں اپنی خوراک کا جائزہ لے کر اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔

میں نے اپنے زمانہ تعلیم میں "روزے کے اسرار و رموز" کے عنوان سے روزوں کی حکمتوں پر مشتمل ایک مضمون لکھا تھا جو پہلے روزنامہ انجام کراچی میں چھپا' پھر ملک اور بیرون ملک کے بہت سے رسائل میں نقل در نقل ہو کر شائع ہوتا رہا۔ اب میں نے اس کو "مقالات سعیدی" میں شامل کر دیا ہے۔اس موضوع پر اس کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

سحری کی فضیلت اور احکام ومسائل

سحری کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔اس کے احکام ومسائل سے آگاہی کے لئے درج ذیل چند احادیث کا مطالعہ فرمائیں:

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب فضل السحور و استحبابہ میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب برکة السحور میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی فضل السحور میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ما جاء فی السحور میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب فضل السحور و استحبابہ میں ہے۔......

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے۔

✿ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا' برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابوداؤد' نسائی)

✿ سنن ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ماجاء فی السحور میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دن کے روزے رکھنے پر سحری کے کھانے سے مدد طلب کرو اور رات کے قیام کے لئے قیلولہ سے مدد طلب کرو۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے۔

✿ الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

برکت تین چیزوں میں ہے۔ جماعت میں' ثرید میں' سحری میں۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

✿ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔ (ابوداؤد)

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں ہے۔

❁ ترمذی ابواب الصوم ' ماجاء فی بیان الفجر میں ہے:

حضرت ابوطلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کھاؤ پیو' تم کو صبح کاذب سحری کھانے سے نہ روکے' صبح سرخ (صبح صادق) تک کھا پی سکتے ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ترمذی شریف کے اسی باب میں ہے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلال کی اذان اور صبح کاذب تمہیں کھانے سے نہ روکے' البتہ آسمان کے کناروں میں پھیلی ہوئی فجر (صبح صادق) کے وقت رُک جاؤ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

اسی مفہوم کی احادیث صحیح مسلم کتاب الصیام کے باب بیان ان الدخول فی الصوم ...... میں ہیں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانا یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔ (ابوداؤد)

صرف وہی گلاس جو پکڑا ہوا تھا کہ اذان شروع ہوگی اور صرف وہی نوالہ جو پکڑا تھا کہ اذان شروع ہوگی۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اذان شروع ہونے سے پہلے ہی سحری

کر لیں کیونکہ کچھ مؤذن حضرات سوئے رہتے ہیں اور کچھ تاخیر سے اذان شروع کرتے ہیں اس لئے پہلی اذان جو بھی مؤذن دے اُسی پر ہی کھانا ترک کر دیں۔

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب قول اللّٰہ تعالیٰ : وکلو واشربوا ......میں ہے:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی' ترجمہ:

"اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے"۔

تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔

صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

❁ الترغیب والترہیب' حصہ دوم' کتاب الصوم میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سحری کا کھانا سراسر برکت ہی برکت ہے اس لئے اس کو نہ چھوڑنا' خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی لے لو' کیونکہ اللہ عزوجل اور اُس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (رواہ احمد)

افطاری کی فضیلت اور احکام و مسائل

نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے روزہ افطار کرنا' چاہیے ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے ہی ہو' سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کرنا چاہیے لہٰذا اس کے غروب ہونے میں کوئی شک وشبہ ہو تو کچھ تاخیر کر لیں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من كتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب تعجیل الافطار میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی تعجیل الافطار میں ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ما جاء فی تعجیل الافطار میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقة من كتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب رات ادھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب بیان وقت انقضاء الصوم و خروج النهار میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب متی یحل فطر الصائم میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ماجاء اذا اقبل اللیل وادبر النہار فقد افطر الصائم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں سے ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب ماجاء فی تعجیل الافطار میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ ابواب الصیام باب ما جاء فی تعجیل الافطار میں ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابو عطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المومنین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو ایسے ہیں جن میں سے ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں عُجلت کون کرتا ہے؟ اور تاخیر کون کرتا ہے؟

تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلدی کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی یہی تھا۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب فضل السحور وا ستحبابہ...... میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی تعجیل الافطار میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' داری' ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار میں ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیب' باب ما جاء علیٰ ما یستحب الفطر میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم' باب فی مسائل متفرقة من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے' اگر تازہ کھجوریں نہ ملتیں تو خشک کھجور (چھوارہ) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی موجود نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابو داؤد' ترمذی)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ماجاء ما یستحب علیه الافطار میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الصیام کے باب بیان وقت انقضاء الصوم و خروج النهار میں ہے:۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے ماہ میں سفر کر رہے تھے' جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ وہ اُترے اور ستو گھول کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو پیئے' پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: جب سورج اس سمت میں ڈوب جائے اور رات اس سمت سے آ جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول دینا چاہیے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب متی یحل فطر الصائم میں بھی ہے۔

مفسرِ قرآن' شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی اس حدیث کے تحت

لکھتے ہیں۔

''اس باب کی احادیث میں روزے کے تمام ہونے کا مدار تین چیزیں بیان فرمائی ہیں' رات کا آنا' دن کا جانا اور سورج کا غروب ہونا۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ علماء کے نزدیک تینوں میں سے ہر ایک باقی دو کو متضمن اور لازم ہے' اور ان احادیث سے مقصود یہ ہے کہ غروبِ آفتاب اس وقت متحقق ہوتا ہے جب رات آ جائے اور دن چلا جائے کیوں کہ بسا اوقات انسان ایسی وادی میں ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کا مشاہدہ نہیں کر سکتا' ایسے میں جب دن کی روشنی چھپ جائے اور رات کا اندھیرا شروع ہو جائے تو وہ روزہ افطار کر سکتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۸۵)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو سامانِ جنگ دیا تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان دونوں کو۔ (رواہ بیہقی فی شعب الایمان ومحی السنۃ فی شرح السنۃ وقال صحیح)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب فی ثواب من فطر صائما میں مجاہد کو سامان کے ذکر کے بغیر ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے: پیاس جاتی رہی' رگیں تر ہو گئیں' اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔

(ابوداؤد)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم

کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت معاذ بن زھرہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

(ابوداؤد)

❁ سنن ابن ماجہ، ابواب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب، کتاب الصوم میں ہے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الدعوات کی دوسری فصل میں ہے:

❁ مشکوٰۃ کتاب الدعوات کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی دعا جو وہ افطار کے وقت کرتا ہے، امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے، ان کیلئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے، مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم میں ان کی ضرور مدد کروں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد میں ہو۔ (ترمذی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الدعوات میں ہے۔

اس مفہوم کی حدیث سنن ابن ماجہ، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث الترغیب والترہیب کتاب الصوم میں بھی ہے۔

روزہ توڑنے والے اعمال

افطار سے پہلے روزہ افطار کر لینا

بخاری شریف کتاب الصیام کے باب اذا فطر فی رمضان ثم طلعت الشمس میں ہے۔

ہشام بن عُروہ، فاطمہ بنت مُنذر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم نے ایک ابر آلود دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا چارہ ہے۔

یہ حدیث ابن ماجہ، ابواب الصیام، باب ماجاء فیمن افطر نا سیاً میں ہے۔

نوٹ

قضا میں صرف وہی روزہ رمضان کے بعد رکھنا پڑھتا ہے۔ اور کفارہ کا ذکر جماع کرنے والی حدیث میں مطالعہ فرمائیں۔

یہ تو غلطی سے افطار کر لیا اور اگر کوئی جان بوجھ کر افطار کرے تو ان کی سزا اس حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح ابن خزیمہ، ابواب صوم التطوع کے باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الافطار میں ہے:

حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

میں سو رہا تھا' دو شخص حاضر ہوئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھیے۔ میں نے کہا: مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سہل کر دیں گے۔ میں چڑھ گیا' جب بیچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں آئیں۔ پھر مجھے آگے لے گئے۔ میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ اُلٹے لٹکائے گئے ہیں اور ان کی باچھیں چیری جا رہی ہیں۔ جن سے خون بہتا ہے۔ میں کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: "یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں"۔

جماع کرنے سے

جماع کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئی فتصدق علیه فلیکفر میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لئے ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ فرمایا کہ تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں' عرق ایک پیمانہ ہے' فرمایا کہ سائل کہاں ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ

آدمی عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی پہلی فصل میں ہے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الصیام کے باب تغلیظ تحریم الجماع ...... میں ہے۔

سنن ابوداؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَّلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ

یہ خاص اُسی شخص کے لئے رخصت (اجازت) تھی! اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اسے کفارہ سے چارہ نہیں۔

اگر عورت رضامند نہ ہو تو اس پر کفارہ نہیں، صرف اس کی قضا کرے۔

اور اگر وہ بھی رضامند تھی تو اس پر بھی کفارہ ہے۔

اگر کوئی مرد یا عورت رضامندی سے ایک سے زیادہ دفعہ اسی طرح جماع کے مرتکب ہوں تو پھر ہر روزہ کا کفارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔

اور اگر روزہ دار بھول کر ہم بستری کر لیں تو اس پر کچھ نہیں وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔

❁ مسلم شریف کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع ...... میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ لیا، نبی کریم ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے

یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

علامہ غلام رسول سعیدی شرح مسلم (ج ۳ ص ۱۰۷) میں "افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا" کے تحت یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ

بسبب افلاس کفارہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ فراغت اور وسعت تک کفارہ موقوف ہوجاتا ہے۔

یہ جماع کرنے کی حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی كفارة الفطر فی رمضان میں ہے۔

امام ترمذی اس کے آخر میں فرماتے ہیں:

اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ذریعے روزہ توڑے (اس کا یہ حکم ہے) لیکن جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضا اور کفارہ دونوں ہیں۔ انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مشابہ قرار دیا۔ سفیان ثوری' ابن مالک اور اسحاق کا یہی نظریہ ہے۔

بعض علماء کے نزدیک اس پر قضا ہے کفارہ نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کر دیا ہے۔ میں کفارہ کا ذکر ہے' کھانے پینے کے بارے میں نہیں۔

ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں۔

امام شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے کو کھجوریں دیتے ہوئے یہ فرمانا کہ یہ لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ' یہ مختلف معانی کا احتمال رکھتا ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ کفارہ صرف اسی پر ہے جسے طاقت ہو' اور یہ شخص کفارہ کی ادائیگی پر قادر نہیں تھا۔ جب آپ نے اسے

کھجوریں عطا فرما کر ان کا مالک بنا دیا تو اس نے عرض کیا: ہم سے زیادہ وہ محتاج کوئی نہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ' کیونکہ کفارہ اسی وقت ہے جب اپنی ضروریات سے زائد ہو۔

امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس قسم کا آدمی خود کھائے اور کفارہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔ جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کرے۔

علامہ محمد صدیق ہزاروی اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

احناف کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

روزے کے درمیان حیض ونفاس سے

روزے کے دوران چاہے عصر یا مغرب کے درمیان ہی کسی وقت حیض شروع ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ان حیض کے ایام کی قضا رمضان کے بعد سارے سال میں اکٹھے یا وقفے وقفے سے پوری کرے۔

❁ سنن ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ما جاء فی قضاء رمضان میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضا کرنے کا حکم دیتے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب القضاء کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں صرف شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ روای کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ما جاء فی قضاء رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب الصیام' باب جواز تاخیر قضاء رمضان میں ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم باب القضا کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ

حائضہ عورت روزہ کی قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔

روزے کے دوران جان بوجھ کر خود قے کرنے سے

مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطراری طور پر قے آجائے تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص خود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی نہیں اور امام بخاری نے فرمایا کہ میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

اسی حدیث کے آخر میں امام ترمذی لکھتے ہیں:

حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا" اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفل روزے سے تھے آپ کو قے آئی اور آپ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔ بعض احادیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔

جان بوجھ کر روزہ ترک کرنا

مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر بغیرہ کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا' اگر وہ تمام عمر روزے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' اور امام بخاری نے اس حدیث کو مقدمۃ الباب میں روایت کیا ہے)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام' کے باب ما جاؤ فی کفارہ من افطر یومًا من رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم' باب اذا جامع فی رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم' باب ما جاء فی الصائم یا کل و یشرب ناسیاً میں ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام' باب ما جاء فی کفارۃ من افطر یوما من رمضان میں ہے۔

صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

''یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا' تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے' رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔

❁ ابو یعلی باسناد حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ''اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں' جن پر اسلام کی بنا مضبوط کی گئی' جو ان میں ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے' اس کا خون حلال ہے' کلمہ توحید کی شہادت اور نماز اور روزہ فرض۔

(مسند ابی یعلی' مسند ابن عباس الحدیث ۲۳۴۵' ج ۲' ص ۳۷۸)

ایک اور روایت میں ہے "جو ان میں سے ایک کو ترک کرے، وہ اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض ونفل کچھ مقبول نہیں۔

(الترغیب الترہیب، کتاب الصوم، الترھیب من افطار شئی من رمضان مین غیر عذر)

مرد جنبی ہو تو روزہ رکھے

آج کے کچھ نوجوان یہ بہانہ کرتے ہیں کہ میں نے اس لیے روزہ نہ رکھا کیونکہ میں جنبی تھا۔ حالانکہ حالت جنابت میں مرد کو روزہ رکھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

❁ صحیح مسلم شریف کتاب الصیام کے باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وھو جنب میں ہے:

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے جو حالت جنابت میں صبح اُٹھے؟

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احتلام کے حالِ جنابت میں صبح اُٹھتے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

صحیح مسلم کے اسی باب میں ہے۔

حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں صبح اُٹھتے درآں حالیکہ آپ جماع سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے، اور آپ روزے کی نیت کر لیتے تھے۔ یہ حدیث بخاری شریف کے باب اغتسال الصائم میں ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ کی روایت کی تائید قرآن پاک کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

ترجمہ۔ اب اپنی بیویوں سے عمل ازدواج کرو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو اولاد مقدر کر دی ہے اس کو تلاش کرو اور کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ سفید دھاگہ کالے

دھاگے سے ممتاز ہو جائے یعنی (فجر ہو جائے)

جب طلوع فجر تک عمل ازدواج میں مشغول رہنا جائز ہوا تو حال جنابت میں روزے کی نیت کرنا بھی جائز ہوا۔

اگر غیر شادی شدہ جنبی ہو جائے تو وہ بھی روزے رکھے۔ اگر وقت ہو تو پہلے نہا لیں اور اگر وقت کم ہو تو سحری کھا کر نہا لیں اور نماز پڑھیں۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں صبح کے وقت احتلام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بیوی کا بوسہ لینے سے

بیوی کا بوسہ لینے سے اس کو گلے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ ملاست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرما دیا کیونکہ جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے۔ (ابوداؤد)

صحیح مسلم کتاب الصیام کے باب بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ علی من لم تحرک شھوتہ میں ہے:

اسود کہتے ہیں' میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے استفسار کیا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں (کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں' لیکن حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے' یا فرمایا: تم میں سے کون آپ کی طرح جذبات پر قابو رکھنے والا ہے۔

حضرت اسود سے مروی حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب المباشرۃ اللصائم میں بھی ہے۔

صحیح مسلم کے اسی باب میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لیتے اور روزے میں (کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے' لیکن حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب القبلۃ للصائم میں ہے:

حضرت زینت بنت حضرت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔

آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟

عرض کی: ہاں۔ اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئی۔

یہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے اور آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے

❁ مشکوۃ کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیاً میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی الصائم یاکل ویشرب ناسیاً میں ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب الصیام کے باب ان اکل الناسی وشربه وجماعه کا یفطر (بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزہ کا نہ ٹوٹنا) میں ہے۔

❁ بخاری شریف' کتاب الصوم کے باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا کے "مقدمۃ الباب" میں ہے۔

حضرت حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اس پر کوئی چیز نہیں۔

روزے کے دوران مسواک کرنے سے

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

☜ یہ حدیث بخاری شریف' کتاب الصوم کے باب سواك الرطب والیابس میں ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء فی السواك للصائم میں ہے۔

❁ بخاری شریف' کتاب الصوم کے باب اغتسال الصائم کے "مقدمہ الباب" میں ہے:

نبی کریم ﷺ کے متعلق منقول ہے کہ روزے کی حالت میں مسواک کرسکتا ہے لیکن (مسواک کا) تھوک نہ نگلے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر (مسواک کا) تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اس کے ساتھ کلی کرتے ہو۔

روزے کے دوران نہانے سے

❁ مشکوۃ کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے:

صحابہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرج کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا' یا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (مالک' ابوداؤد)

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب اغتسال الصائم کے "مقدمہ الباب" میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا۔

شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔

حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح یوں کرے کہ تیل لگایا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔

حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔

سرمہ لگانے سے

❁ صحیح بخاری کتاب الصوم کے باب اغتسال الصائم کے "مقدمة الباب" میں ہے:

حضرت انس، حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

❁ ترمذی شریف، ابواب الصوم کے باب ما جاء فی الکحل للصائم میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں جبکہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں (لگا سکتا ہے)۔

☜ (یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم کے باب تنزیہ الصوم کی دوسری فصل میں ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس کی سند قوی نہیں، اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت نہیں۔ ابو عاتکہ ضعیف ہے۔

روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کا یہی قول ہے۔

اگر مکھی منہ کے اندر چلی جائے

❁ بخاری شریف کتاب الصیام کے باب الصائم اذا اکل او شرب کے "مقدمۃ الباب" میں ہے:

حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ اگر مکھی منہ میں چلی گئی تو اس پر کچھ بھی نہیں۔

❁ الفتاوی الھندیہ، کتاب الصوم الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد میں ہے:

مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا، اور قصداً نگلی تو جاتا رہا۔

اگر ناک میں پانی ڈالتے وقت حلق میں چلا جائے

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب الصائم اذا اکل اوشرب کے "مقدمۃ الباب" میں ہے:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اس پر اختیار نہ ہو۔

ہانڈی یا کسی چیز کا ذائقہ چکھنا

❁ بخاری شریف کتاب الصوم کے باب اغتسال الصائم کے "مقدمۃ الباب" میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

❁ فتح القدیر، کتاب الصوم کے باب مایوجب القضاء والکفارہ میں ہے:

تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا، مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔

اعتکاف کے فضائل و مسائل

سنن ابن ماجہ، ابواب الصیام کے باب فی ثواب الاعتکاف میں ہے:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا:
وہ گناہوں سے روک دیتا ہے، اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والے کے لئے لکھی جاتی ہیں۔
یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی تیسری فصل میں ہے۔

علامہ اصفہانی لکھتے ہیں:
اعتکاف کا لغوی معنی ہے تعظیم کی نیت سے کسی چیز کے پاس ٹھہرنا اور شریعت میں عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

عطاء خراسانی لکھتے ہیں:
اعتکاف کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جو کسی سخی داتا سے بھیک مانگنے کیلئے اس کے دروازے پر دھرنا دے کر بیٹھ جائے کہ جب تک مجھے داتا بھیک نہیں دے گا میں یہاں سے نہیں اٹھوں گا۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں اعتکاف کرتا ہے گویا کہ وہ شخص اللہ کے گھر کی چوکھٹ تھام کر بیٹھ گیا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک تو مجھے بخش نہیں دے گا میں تیرے دروازے سے نہیں اٹھوں گا۔

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فی نفسہ اعتکاف مستحب ہے اور

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ واجب' سنت موکدہ اور نفل

نذر یا منت اعتکاف واجب ہے۔

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔

اور مسجد میں کسی بھی وقت جائے اور اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے تو اس دوران کا اعتکاف نفل ہے۔

اعتکاف واجب اور سنت مؤکدہ کیلئے روزہ شرط ہے اور اعتکاف نفل بھی اگر ایک روز کا ہو تو روزہ شرط ہے اور اگر کم وقت کا ہو تو روزہ شرط نہیں۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اعتکاف کی درستگی کے لئے اسلام' عقل اور حیض' نفاس اور جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے' اس میں بالغ ہونے کی مذکر یا مونث یا آزاد ہونے کی شرط نہیں ہے۔ اعتکاف کیلئے روزہ بھی شرط ہے' اور عمل زوجیت اور بیوی کو چھونے اور بوسہ دینے سے رکنا بھی شرط ہے' اعتکاف کی نیت اور ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جس میں جماعت ہوتی ہو یہ بھی شرط ہے۔

❁ صحیح بخاری کتاب الاذان کے باب السجود علی الانف فی الطین میں ہے:

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کیا: آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہے وہ ہمیں بتایئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔

پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر حاضر ہوئے اور کہا: جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔

بیسویں رمضان کو نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔

مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور بارش برسا گیا۔

پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ ﷺ کی جبینِ اقدس پر دیکھا۔ نشانی آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلها...... میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف و خرج النبی ﷺ صبیحة عشرین میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الاصیام کے باب فضل لیلة القدر و بیان محلها میں ہے۔

اس کے بعد آپ کا اکثر معمول صرف رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا تھا۔

❁ بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف فی العشر الاواخر...... میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے

آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الاعتکاف میں ہے:

❁ ترمذی شریف' ابواب الصیام' باب ماجاء فی الاعتکاف میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وصال تک آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے' جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تو آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

❁ مشکوۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

ترمذی' ابوداؤد' لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی شریف' ابواب الصوم' باب ماجاء فی الاعتکاف' اذا خرج منه میں ہے۔

❁ سنن ابن ماجہ ابواب الصیام کے باب ماجاء فی الاعتکاف میں ہے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر سال دس دن کا

اعتکاف فرمایا ایک مرتبہ سفر میں پیش آگیا تو اگلے سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا۔

صحیح مسلم شریف کتاب الاعتکاف میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث ابن ماجہ ابواب الصیام کے باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد میں ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لئے (مسجد میں) بستر بچھایا جاتا یا استوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔ (ابن ماجہ)

یہ حدیث ابن ماجہ ابواب الصیام کے باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد میں ہے۔

سنن ابن ماجہ ابواب الصیام کے باب الاعتکاف فی خیمۃ فی المسجد میں ہے۔

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا: اس میں جو کھڑکی رکھی گئی تھی اُسے چٹائی سے بند کر دیا گیا تھا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الگ کر کے چہرہ مبارک باہر نکال کو لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف میں داخل ہوتے تھے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

❁ امام ترمذی، ترمذی شریف، ابواب الصیام، باب ماجاء فی الاعتکاف میں اس حدیث کو درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ کرنے والا صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں چلا جائے۔ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اس کے قائل ہیں۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کا ارادہ ہو تو سورج غروب ہوتے وقت اپنے اعتکاف گاہ میں بیٹھا ہونا چاہیے۔ حضرت سفیان ثوری اور حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الحائض ترجل المعتکف میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

یہ حدیث بخاری شریف، کتاب الاعتکاف کے باب المعتکف یدخل راسہٗ البیت للغسل میں ہے۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ، ابواب الصیام، باب ماجاء فی المعتکف یغسل راسہٗ ویرجلہ میں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اعتکاف کے دوران غسل نہیں کیا۔ اگر غسل کرنا ٹھیک ہوتا تو اعتکاف کے حجرے سے سر باہر نکال کر صرف سر کو دھلوانے کی کیا ضرورت تھی۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی پہلی فصل میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر

مبارک میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں کنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الصوم کے باب المعتکف یخرج لحاجته ام لا میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب المعتکف لا یدخل البیت الا لحاجته میں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: علماء کا اس پر عمل ہے کہ اعتکاف بیٹھنے والا صرف انسانی ضرورت کیلئے باہر جا سکتا ہے۔ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ قضائے حاجت اور پیشاب کیلئے جا سکتا ہے۔ بیمار پرسی جمعہ کی نماز اور جنازہ کیلئے جانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر تو اعتکاف بیٹھتے وقت ان اُمور کی شرط کر لی تو بیمار پرسی جمعہ کی اذان اور جنازہ کے لئے جا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ (تینوں) کام نہیں کر سکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر معتکف اس شہر میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھے تاکہ ضرورت انسانی کے بغیر اسے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک انسانی ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کیلئے باہر جانا اعتکاف کو توڑ سکتا ہے امام مالک شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

❁ مشکوۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے جائے نہ بیوی کے ساتھ مجامعت کرے نہ اس کے ساتھ ملامست کرے نہ قضائے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لئے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی

دوسری مسجد میں)۔ (ابوداؤد)

واجب اور مسنون اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔ نفلی اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی دوسری فصل میں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

❁ ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب فی المعتکف یعود المریض ویشهد الجنائز میں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں گھر میں کسی حاجت یا مریض کی عیادت کیلئے جاؤں تو اتنا ٹھہروں کہ چلتے چلتے ان سے دریافت کرلوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ اعتکاف مکان میں صرف قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

❁ بخاری شریف' کتاب الاعتکاف کے باب اعتکاف المستحاضة میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی دیکھتیں تو بعض ہم میں سے ان کے نیچے پلیٹ رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب المستحاضة یعتکف میں ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

"یہ حکم مرد کے اعتکاف کیلئے ہے" عورتوں کے اعتکاف کے لئے مسجد شرط نہیں' وہ اپنے گھروں میں اعتکاف کریں۔ جامع مسجد سے مراد جماعت والی مسجد ہے۔ جہاں موذن و امام مقرر ہوں اور نماز پنجگانہ یا جماعت ہوتی ہو ایسی ہی مسجد میں اعتکاف کرے۔ اور اگر اس سے جمعہ والی مسجد مراد ہو جہاں نماز جمعہ بھی ہوتی ہو تو یہ حکم

استحبابی ہے کہ جمعہ والی مسجد میں اعتکاف مستحب ہے۔ جائز تو ہر مسجد میں ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانتم عاکفون فی المساجد (پ۲ بقرہ:۱۸۷) خیال رہے سب سے افضل اعتکاف حرم کعبہ میں ہے یعنی مسجد حرام ہے۔

✿ بخاری شریف' کتاب الاعتکاف کے باب ھل یدرءُ المعتکف عن نفسہ میں ہے:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ اعتکاف میں تھے۔ جب وہ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا۔ جب آپ نے اُسے دیکھا' تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہیں' بے شک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے میں نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

اور بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہٖ الیٰ باب المسجد میں یہ حدیث اسطرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہء مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ سے گفتگو کی' پھر واپس جانے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے' یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ اُمِ سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حُیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبحان اللہ' اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے' لہٰذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

اعتکاف واجب

اعتکاف واجب کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے' ادا نہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔
واجب اعتکاف کیلئے روزہ شرط ہے۔ روزے کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔
اگر منت مانی کہ فلاں کام ہوگیا تو اتنے دن اعتکاف بیٹھوں گا' تو اتنے دن اعتکاف بیٹھنا واجب ہوگیا۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم' باب الاعتکاف کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف لیلا میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف' کتاب الاعتکاف کے باب اذا نذر فی الجاھلیۃ ان یعتکف ثم اسلم میں بھی ہے۔

یہ حدیث ابن ماجہ شریف' ابواب الصیام کے باب فی اعتکاف یوم ولیلۃ میں ہے۔

(اس حدیث میں صرف رات کا ذکر ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جاتا) اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے' اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا۔

عورتوں کا مسجد میں اعتکاف

❁ صحیح بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف فی العشر لا

واخرہ...... میں ہے:

حضرت عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کریں۔

☜ یہ حدیث صحیح مسلم شریف کتاب الاعتکاف میں ہے۔

☜ یہ حدیث مشکوۃ کتاب الصوم کے باب الاعتکاف کی پہلی فصل میں ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ اور کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے کبھی مسجد نبوی شریف میں اعتکاف فرمایا ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد کے اندر عورتوں کے اعتکاف کرنے کو پسند فرمایا یا نہیں؛ اس لئے کہ درج ذیل حدیث کا مطالعہ فرمائیں۔

صحیح مسلم کتاب الاعتکاف میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے پھر جائے اعتکاف میں بیٹھتے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا' اور خیمہ لگا دیا گیا' اور آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کا خیمہ بھی لگا دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی باقی ازواج نے بھی خیمے لگانے کا حکم دیا۔ تو ان کے خیمے بھی لگا دیئے گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا:

کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟

آپ نے اپنے خیمے کو کھولنے کا حکم دیا اور وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا۔ پھر شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب اعتکاف النساء میں ہے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ چنانچہ آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

اور بخاری شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاعتکاف فی شوال میں مروی حدیث کے آخر میں ہے۔ "یہ انہیں کس نیکی کی سوجھی! یہ مجھے نظر نہ آئیں' انہیں ہٹا دو' پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا۔

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب ماجاء فیمن یبتدی الاعتکاف وقضاء الاعتکاف میں ہے۔

شبِ قدر کے فضائل واحکام

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الاعتکاف کے باب الاجتہاد فی العشر الاواخر مِن من رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ ابواب الصیام باب فی فضل العشر الاواخر من شهر رمضان میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو کس کر باندھ لیتے اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب الاعتکاف کے باب اجتہاد فی العشر

الاواخر من رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ' ابواب الصیام باب فی فضل العشر الاواخر من شهر رمضان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابوداؤد' باب فی قیام شهر رمضان میں بھی ہے۔

☜ یہ حدیث ترمذی ابواب الصوم میں بھی ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (خصوصیت کے ساتھ) پچیسویں' ستائیسویں اور انتیسویں راتوں میں۔ (بخاری)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو ایمان اور حصولِ اجر کے لئے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اُس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف' کتاب الصوم کے باب فضل لیلۃ القدر میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض فرمائے۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ

کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔(احمد' نسائی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا' اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوتا ہے۔(ابن ماجہ)

☜ یہ حدیث ابن ماجہ' ابواب الصیام کے باب ماجاء فی فضل شھر رمضان میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے خوابوں میں مماثلت دیکھتا ہوں' تم میں سے شب قدر کا متلاشی شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔(متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب الصیام کے باب فضل لیلة القدر و بیان محلها میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب الصوم کے باب التماس لیلة القدر فی السبع الاواخر میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم کے باب لیلۃ القدر کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت زِرّ بن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے بھائی جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزانہ شب بیداری کرتا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے' انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا ہے' اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اُس کے بھی آخری عشرہ میں اور ستائیسویں شب کو ہے (لوگ صرف اسی رات عبادت کریں گے)۔

پھر جناب ابی بن کعب نے بغیر ان شاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ ستائیسویں شب کو ہے راوی کہتے ہیں' میں نے جناب اُبی بن کعب سے سوال کیا کہ آپ نے اسے ابوالمنذر راتنے یقین سے کس طرح کہتے ہیں' تو انہوں نے کہا کہ اس کی علامت کی وجہ سے یا نشانی کی وجہ سے (شک راوی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اس دن سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس میں تیز روشنی ہوئی۔ (مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف' کتاب الصیام کے باب فضل لیلۃ القدر و بیان محلھا میں ہے۔

❁ صحیح مسلم کتاب الصیام کے باب فضل لیلۃ القدر و بیان محلھا میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یاد ہے؟

شب قدر اس شب میں ہے جس میں چاند طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصوم' باب لیلۃ القدر کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

پڑھو۔ (احمد، ابن ماجہ، ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کیا ہے۔

❁ الترغیب والترہیب، حصہ دوم، کتاب الصوم میں ہے:

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص حلال کمائی سے رمضان المبارک میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان المبارک کی تمام راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں، اور جس سے حضرت جبرائیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں (اس کی علامت یہ ہے کہ) اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے پاس افطار کرانے کے لیے کچھ نہ ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک مٹھی غلہ ہی سے کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر اس کے پاس ایک لقمہ روٹی کا بھی نہ ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک گھونٹ لسی ہی سے کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ ہو؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ایک گھونٹ پانی سے ہی کیوں نہ افطار کراوے۔

(ابن حبان، ابن خزیمہ، بیہقی)

❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں شب یا رمضان المبارک کی آخری شب میں ہے، تو جو کوئی ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس مبارک رات میں عبادت

کرے اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک شب کھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف وشفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی، بلکہ یہ رات معتدل ہوتی ہے گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اُس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند، اللہ عزوجل نے اس دن طلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔

(مسند امام احمد، ج ۸ ص ۴۱۴ حدیث ۲۲۸۲۹)

❁ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان (ج ۱۰ ص ۴۸۵) میں فرماتے ہیں:

یہ رات سلامتی والی رات ہے یعنی اس میں بہت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔

اس رات میں بیماری، اور آفات سے سلامتی ہے۔ اس طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہے اُن سے بھی سلامتی ہے، بلکہ اس رات میں جو کچھ نازل ہوتا ہے وہ سلامتی، نفع اور خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں شیطان برائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور نہ ہی جادوگر کا جادو اس میں چلتا ہے۔ پس اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

❁ الترغیب والترہیب، کتاب الصوم میں ہے:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے معتبر اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھلی اُمتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو آپ کو اپنی اُمت کی عمریں چھوٹی معلوم ہوئیں اور یہ کہ میری اُمت اتنے اعمال نہیں کر سکے گی جتنی پچھلی اُمتیں کر چکیں تو اللہ عزوجل نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (مؤطا)

عیدین کے احکام و مسائل

عید کا معنی و مفہوم

علامہ غلام رسول سعیدی شرح صحیح مسلم (ج۲ص۶۵۵) میں "عید کا معنی" کے تحت لکھتے ہیں۔

علامہ ابن منظور لکھتے ہیں: جس دن میں لوگوں کا اجتماع ہو اُس کو عید کہتے ہیں۔ عید کا لفظ عود سے ماخوذ ہے جس کا معنی لوٹنا ہے کیونکہ یہ دن مسلمانوں پر بار بار لوٹ کر آتا ہے' اس لئے اس کو عید کہتے' یا عبادت سے ماخوذ ہے کیونکہ اس دن میں مجتمع ہونا لوگوں کی عادت ہے۔

ازہری نے کہا: اہلِ عرب کے نزدیک عید اس دن کو کہتے ہیں جس میں خوشی یا غم لوٹ کر آئے۔

ابن العربی نے کہا: عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہر سال نئی خوشی کے ساتھ لوٹ کر آتی ہے۔ (لسان العرب ج۳ص۳۱۹)

شیخ شوکانی لکھتے ہیں: ہر وہ دن جس میں کوئی خوشی لوٹ کر آئے عید کا دن ہے۔

خلیل نے کہا: ہر وہ دن جس میں لوگ جمع ہوں عید کا دن ہے' گویا لوگ اس دن کی طرف لوٹتے ہیں۔

ابن انباری نے کہا: جس دن کوئی خوشی اور راحت لوٹے عید ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دن پر انسان اپنے مرتبے کے مطابق اجر لے کر لوٹتا ہے۔

(نیل الاوطار ج۲ص۲۳۳)

علامہ شامی لکھتے ہیں: عید کو اس لئے عید کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر سال اس دن اپنے بندوں پر انواع واقسام کے احسانات لوٹاتا ہے اور اس دن فرح، سرور اور نشاط و انبساط منانا لوگوں کی عادت ہے۔ نیز لکھتے ہیں کہ نیک شگون کے طور پر اس دن کو عید کہا جاتا ہے تاکہ ہماری زندگی میں یہ دن بار بار لوٹ کر آئے جس طرح قافلہ کو قافلہ نیک شگون کے لئے کہتے ہیں تاکہ جس طرح وہ جا رہا ہے۔ لوٹ کر آئے کیونکہ قافلہ کے معنی ہیں لوٹ کر آنے والا۔

عیدین کا آغاز کیسے ہوا

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہلِ مدینہ دو دن تہوار مناتے اور کھیل کود کرتے تھے، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا:
دورِ جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں کھیل کود کرتے تھے، تب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید یوم الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔
(ابوداؤد)

عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے

❁ ترمذی ابواب الصوم کے باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر ویوم النحر میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو (۲) دنوں (یعنی) عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

✿ ترمذی شریف کے اسی باب میں ہے:

ابوعبید مولیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا' آپ نے ان دو دنوں کے روزہ سے منع فرمایا۔ عیدالفطر میں اس لئے کہ وہ تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کی عید ہے۔ اور عیدالاضحیٰ میں اس لیے کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

✿ ترمذی شریف' ابواب الصوم کے باب ما جاء ان الفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزہ اس دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو' عیدالفطر وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو' اور عیدالاضحیٰ وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن ہے۔

عیدین کے روز غسل کرنا

✿ سُنن ابن ماجہ' ابواب اقامۃ الصلوٰات السنۃ فیھا کے باب ما جاء فی الاغتسال فی العیدین میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرعید کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

✿ سنن ابن ماجہ کے اسی باب میں ہے:

حضرت فاکہہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقر عید کو غسل فرماتے۔ حضرت فاکہہ ان دنوں میں اپنے اہل خانہ کو غسل کا حکم دیتے تھے۔

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

صحیح بخاری کتاب العیدین کے باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج میں ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

یہ حدیث (حصہ اوّل) ترمذی شریف' ابواب العیدین کے باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج میں ہے۔

یہ حدیث (حصہ دوم) کتاب الصلوٰۃ' باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے۔

ترمذی شریف' ابواب العیدین کے باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج میں ہے:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ جائے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے' عید الاضحیٰ کے روز

نماز سے واپسی پر کھانا کھائے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے۔(ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

نمازِ عیدین کا وقت

✿ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ نجران میں تھے لکھا کہ عید الاضحیٰ میں عجلت کریں اور عید الفطر میں تاخیر کریں' اور لوگوں کو نصیحت کریں۔(شافعی)

✿ بخاری شریف' کتاب العیدین کے باب سنة العيد لاهل الاسلام میں ہے:

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روز کی ابتدا ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں' جس نے ہماری طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

✿ سنن ابن ماجہ' ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها کے باب فی وقت صلوٰة العيدين میں ہے:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ عید یا بقر عید کی نماز کے لئے گئے' امام کی تاخیر پر انہوں نے اعتراض کیا اور فرمایا کہ ہم اس وقت تک تو فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور یہ چاشت کا وقت ہوتا تھا۔

عید کے لئے پیدل جانا

❁ ترمذی ابواب العیدین کے باب فی المشی یوم العیدین میں ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازِ عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے اور بلا عذر سواری پر نہ بیٹھے۔

❁ سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا کے باب ماجاء فی الخروج الی العید ماشیا میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

❁ سنن ابن ماجہ کے اسی باب میں ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عید کے لئے پیدل چلا جائے۔

عید گاہ ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔ (ترمذی، دارمی)

☜ یہ حدیث ترمذی شریف، ابواب العیدین کے باب ماجاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... میں ہے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ، کے باب ماجاء فی الخروج یوم العیدین طریق والرجوع من غیرہ میں ہے۔

❁ اور سنن ابن ماجہ شریف کے اسی باب میں ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تو سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے مکانوں پر سے گزرتے ہوئے اصحاب فساطیطہ کی طرف سے تشریف لے جاتے اور جب لوٹتے تو بنو زریق کے راستے سے ہوتے ہوئے حضرت عمار بن یاسر کے مکان پر سے گزرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ہوتے ہوئے مقام بلاط پر تشریف لے جاتے۔

نمازِ عیدین کے لئے عورتوں کا جانا

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت اُمِ عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں اور پردہ دار خواتین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں حاضری کے لیے کہیں، لیکن حیض والی عورتیں مصلوں پر نہ جائیں۔

ایک عورت نے سوال کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا: اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اُڑھا دے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب العیدین کے باب اذا لم یکن لها جلباب فی العید میں ہے

✵ اور بخاری شریف کتاب العیدین کے باب التکبیر ایام منی واذا غدا الیٰ عرفة میں ہے:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس اُن کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور اُن کی دُعا کے ساتھ دُعا کرتیں اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی اُمید رکھتے ہوئے۔

✵ مسلم شریف کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نمازِ عید کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نمازِ عید پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت دلائی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی پھر وہاں سے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: صدقہ کیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہو۔

عورتوں کے نچلے حصے سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: کیوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم بکثرت شکایت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر عورتوں نے اپنے زیورات کو صدقہ کرنا

شروع کردیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی شرح صحیح مسلم (ج۲ص۶۶۹) میں عیدین میں عورتوں کا جانا" کے تحت لکھتے ہیں:

علامہ نووی لکھتے ہیں: ہمارے اصحاب (علماء شافعیہ) کہتے ہیں کہ جو عورتیں بناؤ سنگھار نہ کرتی ہوں کا عیدین میں جانا مستحب ہے اور جو بناؤ سنگھار کرتی ہوں ان کا جانا جائز نہیں ہے۔ (شرح مسلم ج اص ۲۹۰)

یہ بات صحیح اور برحق ہے کہ عہد رسالت میں بالعموم عورتیں نماز پڑھنے مسجد میں جایا کرتی تھیں لیکن وہ سیدھی سادی عورتیں تھیں اور ایسا بناؤ سنگھار نہیں کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لو ادرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنی اسرائیل۔ (صحیح بخاری ج اص ۱۲۰)

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں یہ چیزیں (جذبات کو برانگیختہ کرنے والا بناؤ سنگھار) نکال لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا۔

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لورای رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء بعده لمنعهن المساجد كما منعت نساء بنی اسرائیل فلقت ماهذه؟ اومنعت نساء بنی اسرائیل قالت نعم۔ (صحیح ابن خزیمہ ج ۳ص ۹۸)

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو دیکھ لیتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو ان کو مساجد میں آنے سے منع کردیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو

منع کر دیا گیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو (مسجد میں آنے سے) روک دیا گیا تھا۔ فرمایا: ہاں۔

آئمہ احناف نے جو جوان عورتوں کو مسجد میں آنے سے مطلق منع کیا ہے غالباً اس کی بنیاد یہی حدیث ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔

میں نے کہا یہ بتلایئے کیا عورتوں پر عید کی نماز کے لئے جانا واجب ہے؟ امام اعظم نے فرمایا: پہلے انہیں اس کی اجازت تھی لیکن اب میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے کہا: آیا آپ ان کا باجماعت فرائض اور جمعہ کے لئے جانا بھی مکروہ قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا ان کے لئے کچھ اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: میں بوڑھی عورتوں کو عشاء فجر اور عیدین میں جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اجازت نہیں دیتا۔ (المبسوط ج۱ص۳۸۲)

حافظ امام محمد شرف الدین عبدالمومن بن خلف دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح'' کا ترجمہ دعوتِ اسلامی شعبہ تراجم کتب نے ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' کے نام سے کیا ہے۔ اس کے ص۱۰۲ میں ''عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب'' کے تحت درج ذیل احادیث ہیں۔

❁ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا احاطے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور صحن میں نماز پڑھنا گھر سے باہر نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (طبرانی اوسط رقم ۹۱۰۱، ج۶ ص۳۶۸)

❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد میں حاضر ہونے سے نہ روکو اور ان کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ان

کے حق میں بہتر ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد' رقم ۵۶۷' ج ۱ ص ۲۳۴)

❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورت چھپانے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اُس پر ظاہر ہو جاتی ہے اور بے شک عورت اللہ عزوجل کے جتنی قریب اپنے گھر کے تہہ خانے میں ہوتی ہے کہیں اور نہیں ہوتی۔ (طبرانی اوسط رقم ۲۸۹۰' ۲ ص ۱۶۳)

❁ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔ (مسند احمد' حدیث ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم ۲۶۶۰۴' ج ۱۰ ص ۱۶۲)

❁ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ' کتاب الامامۃ' باب اختیار صلوٰۃ المرأۃ فی اشد مکان من بیتھا ظلمۃ ج ۳ ص ۱۸۲)

❁ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورت کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا احاطے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(سنن ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ' باب التشدید فی ذالک' رقم ۵۷۰' ج ۱ ص ۲۳۵)

❁ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے

بہتر ہے اور تمہارا احاطے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صحن میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ (یہ سننے کے بعد) اُم حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور جب تک زندہ رہیں اسی کونے میں نماز پڑھتی رہیں۔

(مسند احمد، حدیث ام حمید وام حکیم وامراۃ، رقم ۲۷۱۵۸، ج ۱۰ ص ۳۱۰)

وضاحت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں جب عورتیں نماز کے لئے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں تو اچھی طرح باپردہ ہوکر زینت کے بغیر باہر نکلتی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیرتے تو مردوں سے فرماتے "جب تک عورتیں چلی نہ جائیں اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو"۔ اس احتیاط کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں فرمایا: کہ ان کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ان کے حق میں بہتر ہے تو آپ کا ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے گھروں سے بہترین کپڑے پہن کر زینت کیے ہوئے خوشبو لگا کر نکلتی ہیں؟ اور بے شک ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ لیتے جو اب عورتیں کرتی ہیں تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا"۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء الی المسجد، رقم ۴۴۵، ص ۲۳۴)

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کا یہ قول پہلی صدی کی ان عورتوں کے بارے میں ہے جو صحابیات تھیں۔ اگر وہ آج کی عورتوں کو دیکھ لیتیں تو نہ جانے کیا ارشاد فرماتیں:

حضرت ابو عمر شیبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے اور فرماتے ہوئے سنا کہ "اپنے گھروں کو چلی جاؤ یہ تمہارے لئے مسجد میں حاضر ہونے سے بہتر ہے"۔

میں اس میں چند دلائل اور احادیث کا اضافہ کر دیتا ہوں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب الجماعۃ وفضلھا کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نمازِ عشاء کا حکم دے کر (نماز عشاء شروع کر کے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ اُن کے گھروں کو آگ سے جلا دیں جو مرد عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوئے۔ (احمد)

اس حدیث سے واضح ہے کہ عورتیں مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے کی مکلف نہیں تھیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی اسی سزا کی مستحق ٹھہرتیں۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب الجماعۃ وفضلھا کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ شریف کے اسی باب میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نمازِ عشاء کے لئے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

❁ مشکوٰۃ شریف کے اسی باب کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جانے کے لئے

خوشبو لگائے۔ یہاں تک کہ وہ اسی طرح غسل کرے جس طرح جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرتی ہے۔ (احمد، نسائی)

❁ مشکوٰۃ شریف کے اسی باب کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آنکھ میں بدکاری موجود ہے (جس کو آنکھ کا زنا کہہ سکتے ہیں) اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں ہو جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

❁ مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ

عورتوں کا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا افضل اور اس سے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

اس طرح عورت شیطان اور شیطان صفت انسانوں کی تاک جھانک سے بچی رہتی ہے۔ گھر سے باہر نکلنے سے جو فتنے برپا ہو سکتے ہیں ان سے بچتی ہے۔

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب عام مسجدوں سے پچاس ہزار گنا زیادہ ہے۔

لیکن عورت کی نماز مسجد نبوی سے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

اور دوسری طرف مرد حضرات مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے پچیس رستائیس گنا زیادہ ثواب کا ذریعہ ہے اور جتنے قدم چل کر آتے ہیں ہر ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اور اگلی صف میں پڑھنے سے اور زیادہ ثواب ملتا ہے۔

دوسری طرف عورت اگر خوشبو لگا کر نکلتی ہے تو اسے ہر ہر قدم پر گناہ ہو رہا ہوتا ہے اور اس کی سب سے پچھلی صف افضل ہے۔

عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت تھی تو کچھ قیود و شرائط کے ساتھ تھی، لیکن آج کی عورتوں نے ان تمام قیود و شرائط کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ عورتیں پورے بناؤ

سنگھار کے ساتھ زرق برق کپڑے پہن کر اور بے پردگی کے الاؤ لشکر سمیت مسجدوں اور عیدگاہوں پر حملہ آور ہوتی ہیں۔

اس فتنہ وفساد کے زمانے میں عورت کے لئے امان ہے تو فقط گھر میں اور قرآن پاک میں اف کے حکم بھی یہی ہے کہ وہ گھروں میں قرار پکڑے رہیں۔ عورتوں کا تاک جھانک کرنا' غیبت کرنا' شیخی بگھارنا' خود کو نمایاں کرنا' سینکڑوں فسادات کا باعث ہے۔

نماز عیدین کی رکعات

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں' اور نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

(متفق علیہ)

یہ حدیث بخاری شریف کتاب العیدین کے باب الصلوٰۃ قبل العید و بعدھا میں ہے۔

خطبہ نماز عیدین کے بعد ہے

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب الخطبۃ بعد العید میں ہے:

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نماز عید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا' سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

❁ اور اسی باب میں ہے۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نماز عیدین خطبہ سے

پہلے پڑھا کرتے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب کلام الامام والناس فی الخطبۃ العید میں ہے:

حضرت جُندُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا:

جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے نہیں کی اُسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب الخروج الی المصلی بغیر منبر میں ہے:

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے، فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لئے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو کثیر بن صلت نے اُس کے لیے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا، خدا کی قسم۔ اُس نے کہا: اے ابوسعید! جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم!

میں جو جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لئے نہیں بیٹھتے۔ لہٰذا میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور اس کے آخر میں ہے۔

مروان نے کہا: اے ابو سعید! جس طریقہ کا تمہیں علم ہے وہ اب متروک ہو چکا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں، قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ تم اس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے۔ جس کا مجھے علم ہے۔

حضرت ابو سعید تین بار یہ بات کہہ کر چلے گئے۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی تیسری فصل میں ہے۔

عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے ہے

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب المشی والرکوب الی العید بغیر اذان والا اقامۃ (عید کے لئے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور بغیر اذان و اقامت کے ہے) میں ہے:

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے اذان نہیں کہی جاتی۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

☜ یہ حدیث مسلم شریف کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی تیسری فصل میں ہے:

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی، جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لئے اذان و اقامت نہیں کہی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس کے بارے میں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لئے اذان نہ تھی، تو امام کے نماز کے لئے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں، اس نماز کے لئے نہ اقامت ہے نہ اس دن اور کوئی ندا اور تکبیر۔ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کا خطبہ عصا پکڑ کر دیتے تھے

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے، تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔ (شافعی)

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔ (ابوداؤد)

عید کی دو رکعت میں قرأت

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے:

عبیداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اضحیٰ اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟

انہوں نے کہا کہ آپ ان میں "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" پڑھتے تھے۔

☜ یہ حدیث سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی القرآن فی صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے۔

عیدین کے روز عمدہ لباس زیب تن کرنا

امام بخاری نے کتاب العیدین کے شروع میں باب باندھا ہے۔

باب ما جاء فی العیدین والتجمل فیھما (عیدین اور اُن میں اظہار مسرت کا حکم)

اور اس باب میں یہ حدیث درج کی ہے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔

یارسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو۔

اس سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ عید کے روز صحابہ کرام بھی عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قیمتی ریشمی لے کر حاضر ہوئے کہ اسے خرید لیں اور عید اور وفود سے ملاقات کے وقت زیب تن فرمائیں۔

آپ نے صرف اس وجہ سے نہ خریدا کہ وہ ریشمی جبہ تھا۔

عید کے دن خوشی کا اظہار کرنا

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے درآں حالیکہ میرے پاس انصار کی دو (نابالغ) لڑکیاں وہ نظم گا رہی تھیں، جس میں انصار کی جنگِ بعاث کے واقعہ کا بیان تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ (باقاعدہ) گانے والی نہیں تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ کیا شیطان کے ساز ہیں؟ اور یہ عید کا دن تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید تھی۔

☜ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ کے باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے۔ (متفق علیہ)

☜ یہ حدیث بخاری شریف کتاب العیدین کے باب الحراب والدرق یوم العید میں ہے:

❁ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کمرے کے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جنگی مشقیں کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کی مشقیں دیکھتی رہوں۔

حضور میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی!۔

اور صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں ہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حبشی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھیل رہے تھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو مارنے کی خاطر کنکریاں اُٹھانے کے لئے جھکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ان کو رہنے دو۔

❁ ابن ماجہ' ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی التقلیس یوم العید میں ہے:

حضرت قیس بن سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہر بات کو دیکھ لیا سوائے ایک چیز کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عید الفطر کے روز دف بجایا جاتا تھا۔

عیدین کی راتوں کو عبادت کرنے کا ثواب

❁ حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو زندہ کیا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مرجائیں گے۔

(مجمع الزوائد' کتاب الصلوٰۃ' باب احیاء لیلتی العید' رقم ۳۲۰۳)

❁ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی اُمید پر قیام (یعنی عبادت) کیا اُس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مرجائیں گے۔ (ابن ماجہ' کتاب الصیام' باب فیمن قام فی لیلتی العیدین)

❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

ترویہ' عرفہ اور قربانی کی رات (یعنی آٹھویں' نویں اور دسویں ذوالحج) اور عید

الفطر اور نصف شعبان کی رات۔

(الترغیب والترہیب، کتاب العیدین والاضحیہ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین)

کیا نمازِ عید عیدگاہ میں ادا کرنا ضروری ہے؟

مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوگئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نمازِ عید مسجد میں پڑھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

یہ حدیث ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی صلوٰۃ العید فی المسجد اذا کان مطر میں ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی حفظ اللہ تعالیٰ شرح صحیح مسلم (ج ۲ ص ۶۵۶) "احناف کے نزدیک عیدین کے احکام" میں لکھتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک شہر والوں پر عید کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا:

یہ بتلایئے کہ کیا بستیوں، پہاڑوں اور گاؤں والوں پر عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے؟

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، عیدین کی نماز صرف شہر والوں پر پڑھنا واجب ہے۔

عیدین کے وجوب کی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کے وجوب کی شرائط میں ہیں۔ البتہ عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ عیدین کی نماز شہر سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت اور فضیلت ہے اگرچہ مسجد میں بھی پڑھنا جائز ہے نیز اب کراچی اور لاہور ایسے شہروں میں تمام آبادی کا شہر سے نکل کر کسی میدان میں نماز پڑھنا مشکل ہے کیونکہ اتنے بڑے میدان ہی نہیں ہیں جن میں دس بیس لاکھ بالغ مردوں کی آبادی سما سکے۔

عیدین کی نماز سے پہلے غسل کرنا' اچھے کپڑے پہننا' خوشبو لگانا سنت اور مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھالیا کرتے تھے اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد قربانی کرکے قربانی کے گوشت سے کچھ کھاتے تھے۔ عیدین کی نماز کو جاتے وقت باآواز بلند تکبیرات پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر' اَللّٰہُ اَکْبَر' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر' اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد

عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد قربانی کرنا ہر اُس مسلمان پر واجب ہے جو اس دن صاحب نصاب ہو۔

(ہدایہ مع فتح القدیر ج۲ ص ۴۱'۳۹)

اگر آخری روزہ رکھا ہو اور چاند نظر آنے کی شرعی گواہی مل جائے

❁ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین کی دوسری فصل میں ہے:

حضرت ابو عمر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے' روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل عید کا چاند دیکھا ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کر لیں اور کل صبح نماز کے لئے عیدگاہ جائیں گے۔ (ابوداؤد' نسائی)

کھلی عیدگاہ میں نمازِ عید کے لئے سترہ کا اہتمام کریں

❁ بخاری شریف' کتاب العیدین کے باب الصلوٰۃ الی الحربۃ یوم العید میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی' پھر آپ نماز پڑھتے۔

❁ بخاری شریف کتاب العیدین کے باب حمل العنزۃ الحربۃ بین یدی الامام یوم العید میں ہے:

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اُٹھایا ہوا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا، پس آپ اُس کی طرف نماز پڑھتے۔

سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی الحربۃ یوم العید میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے آخر میں ہے:

اس کی وجہ یہ تھی کہ عیدگاہ خالی ایک فضا تھی اُس میں کوئی شے سترہ کرنے والی نہ تھی۔

سنن ابن ماجہ کے اس باب میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عیدگاہ میں نیزہ سے سترہ کر کے نماز پڑھتے۔

اگر جمعہ اور عید اکٹھے ایک دن آ جائیں تو دونوں پڑھیں

صحیح مسلم کتاب الجمعہ میں ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کی نماز میں سورۃ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور سورۃ "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور اگر جمعہ اور عید ایک دن میں ہو جاتے تب بھی دونوں نمازوں میں انہیں سورتوں کو پڑھتے تھے۔

یہ حدیث سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰات والسنۃ فیہا کے باب ما جاء فی صلوٰۃ العیدین میں اس طرح ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" تلاوت فرماتے۔

سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ما جاء فی اذا اجتمع

العید ان فی یوم میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جس کا جی چاہے جمعہ چھوڑ دے۔ لیکن ہم جمعہ ضرور پڑھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

تکبیراتِ عیدین

عیدین کی تکبیرات کی روایات میں بہت اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے چھ تکبیرات کو ترجیح دی ہے۔ آپ کے ترجیح کے دلائل حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے "شرح صحیح مسلم" (ج ۳ ص ۶۵۷) میں "تکبیرات عیدین میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک" کے تحت بیان کئے ہیں۔ آپ کا یہ مضمون مطالعہ فرمائیں۔

تکبیرات عیدین میں امام ابوحنیفہ کا مسلک

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام اعظم ابوحنیفہ سے پوچھا: نماز عیدین میں تکبیرات کیسے پڑھے؟ امام اعظم نے فرمایا: امام کھڑا ہو کر ایک تکبیر کہہ کر نماز کا افتتاح کرے اس کے بعد تین تکبیریں کہے اس کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے' قرأت سے فارغ ہو کر تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ رکوع سے فارغ ہو کر سجدہ کرے دوسری رکعت میں کھڑا ہو اور سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھے' قرأت سے فارغ ہو کر تین تکبیرات کہے پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے پھر سجدہ کرے پھر تشہد کے بعد سلام پھیر دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں کتنی تکبیرات پڑھی تھیں یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں:

ولیس یروی عن النبی ﷺ فی تکبیر العیدین حدیث صحیح۔

صحابہ کرام سے تکبیرات عیدین کے بارے میں متعدد آثار مروی ہیں جن میں تکبیرات کی تعداد میں اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیرہ' بارہ اور نو تکبیرات مروی ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سات تکبیرات مروی ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے چھ تکبیرات مروی ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کیا ہے کیونکہ نماز عید میں زائد تکبیرات اور زائد رفع یدین عام نمازوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔ اور جو چیز امر معروف اور معہود کے خلاف ہو وہ جس قدر کم ہو اتنا بہتر ہے اور چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں زائد تکبیرات سب سے کم مروی ہیں اس لئے ان کی روایت پر عمل کیا۔ دوسری وجہ ترجیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ زیادہ فقیہہ صحابی ہیں۔ بلکہ خلفاء راشدین کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سب سے عظیم فقیہہ ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

کردوس بیان کرتے ہیں کہ ذوالحجہ میں سعید بن العاص آئے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ' حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس ایک قاصد بھیج کر عیدین کی تکبیرات کے بارے میں سوال کیا تمام صحابہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس سوال کا جواب دیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا: کہ (عید پڑھنے کے لئے) کھڑا ہو (اور تکبیر تحریمہ کے بعد) تکبیر کہے پھر تکبیر کہے..... اس کے بعد قرأت شروع کرے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو قرأت کرے پھر تکبیر کہے پھر تکبیر کہے پھر تکبیر کہے پھر تکبیر کہے اور

چوتھی تکبیر پر رکوع کرے۔

امام عبداللہ الرزاق نے بھی روایت کیا ہے کہ علقمہ اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں سے سعید بن عاص نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نماز کا طریقہ پوچھا اور ان دونوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اس سوال کا جواب دیجئے حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

(بشمول تکبیر تحریمہ) چار تکبیرات کہے پھر قرأت کرے پھر تکبیر کہہ کر رکوع پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو پھر قرأت کرے پھر (بشمول تکبیر رکوع) چار تکبیرات کہے۔

شیخ ابن حزم نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں عیدین کی چھ زائد تکبیرات کا واضح ثبوت ہے۔ ایک اور سند سے یہ بات زیادہ صراحت کے ساتھ ذکر ہے۔

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع سمیت پانچ تکبیرات کہتے تھے اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع سمیت چار تکبیرات کہتے تھے۔

جن بعض روایات میں مذکور ہے کہ حضرت ابن مسعود عیدین کی نماز میں نو تکبیرات پڑھتے تھے اس نو سے اسی تفصیل کے ساتھ مراد ہیں چھ زائد تکبیرات پہلی رکعت میں بشمول تکبیر تحریمہ و تکبیر رکوع پانچ تکبیریں اور دوسری رکعت میں بشمول تکبیر رکوع چار تکبیریں اس کی مزید وضاحت اس روایت سے ہو جاتی ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ ولید بن عقبہ حضرت ابن مسعود حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم کے پاس گیا اور کہا کل تمہاری عید ہے میں کس طرح نماز پڑھاؤں حضرت ابو موسیٰ نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن (حضرت ابن مسعود کی کنیت) اس کو مسئلہ بتلائیے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بغیر اذان اور اقامت کے نماز شروع کرو اور پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہو۔ چار تکبیریں قرأت سے پہلے (ایک تکبیر تحریمہ اور تین عید کی تکبیرات) پھر قرأت کرو پھر پانچویں تکبیر کے ساتھ رکوع کرو پھر کھڑے ہو کر قرأت اور الحمد اور سورت کو ملاؤ پھر چار تکبیریں کہو اور چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع کر لو۔

عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عید کے دن پہلی رکعت میں (بشمول تحریمہ) چار تکبیرات کہیں پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر قرأت کی پھر نماز کی تکبیر کے علاوہ تین تکبیرات کہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو اور حضرت ابن مسعود کی روایت کو (جس کو ہم پہلے ابن حزم کے حوالے کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں) درج کرنے کے بعد شیخ ابن حزم لکھتے ہیں:

یہ دونوں سندیں انتہائی درجہ کی صحیح ہیں اور امام ابوحنیفہ نے انہی کے ساتھ استدلال کیا ہے۔

عیدین کے خطبہ کے دوران کثرت سے تکبیریں کہنا

ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا کے باب ما جاء فی الخطبۃ فی العیدین میں ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ کے دوران کثرت سے تکبیریں پڑھتے۔

عیدین کے خطبوں کے درمیان بیٹھنا

ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ کے باب ما جاء فی الخطبۃ فی العیدین میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید یا بقر عید کے دن نکلے،

کھڑے ہو کر خطبہ دیا' پھر تھوڑی دیر بیٹھے' پھر کھڑے ہو گئے۔

عید کے روز ہتھیار نہ پکڑے جائیں

سنن ابن ماجہ' ابواب اقامۃ الصلوٰۃ کے باب ماجاء فی لبس السلاح فی یوم العید میں ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دنوں میں بلادِ اسلام میں ہتھیار سجانے سے منع فرمایا ہے' مگر یہ کہ دشمن کے سامنے ہوں۔

عید قربان کے روز اگر عید سے پہلے کھالیں تو جائز ہے

بخاری شریف کتاب العیدین کے باب الاکل یوم النحر میں ہے:

شعبی' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی درست ہے' اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں حضرت ابوبُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی' یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے' لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لئے حاضر ہونے سے پہلے اُسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لئے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کریگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی دوبارہ کرنے کے متعلق تو فرمایا لیکن نماز سے قبل کھانے کے متعلق کچھ نہ فرمایا' لہٰذا قربانی کرنے اور نماز پڑھنے سے قبل بھی کھایا پیا جا سکتا ہے۔

عیدین کے روز سمجھدار بچے عیدگاہ جا سکتے ہیں

امام بخاری نے کتاب العیدین میں باب باندھا ہے۔

باب خروج الصبیان الی المصلیٰ (بچوں کا عیدگاہ کی طرف نکلنا) اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے جو خود اس وقت ایک سمجھدار بچے تھے' روایت یہ ہے:

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا: فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلا' آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا' پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

رمضان کے روزے رکھنے

اور نمازِ عید پڑھنے والے کو انعام الٰہی

❁ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے:

جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے لیلۃ الجائزہ یعنی "انعام کی رات" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں:

"اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے"۔

پھر اللہ عزوجل اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے:

اے میرے بندو! مانگو کیا مانگتے ہو؟

میری عزت وجلال کی قسم! آج کے روز اس (اس نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔

میری عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔

پس اپنے گھر کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی عید آتی ہے شیطان چلا چلا کر روتا ہے اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں: اے میرے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس! اللہ عزوجل نے آج کے دن اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا ہے لہٰذا تم انہیں لذات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۸)

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عید

عید کے دن چند حضرات آپ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ دروازہ بند کر کے زاروقطار رو رہے ہیں۔ ان حضرات نے حیران ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آج تو عید کا دن ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے۔ خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا:

هٰذَا يَوْمُ الْعِيْدِ وَهٰذَا يَوْمُ الْوَعِيْدِ

یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔

آج جس کے نماز و روزے مقبول ہو گئے بلا شبہ اس کے لئے آج عید کا دن ہے۔ لیکن جس کے نماز و روزے رد کر کے اس کے منہ پر مار دیے گئے تو اس کے لئے آج وعید کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

اَنَا لَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شہزادے کا واقعہ

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیض پہنے دیکھا تو رو پڑے۔

بیٹے نے عرض کی: پیارے ابا جان! کیوں رو رہے ہیں؟

فرمایا: میرے عزیز از جان بیٹے! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے

تجھے اس پرانی قمیض میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔

بیٹے نے جواباً عرض کی: دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو مجھے اُمید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ عزوجل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروق نے شہزادے کو گلے لگالیا اور اس کے لئے دُعا کی۔

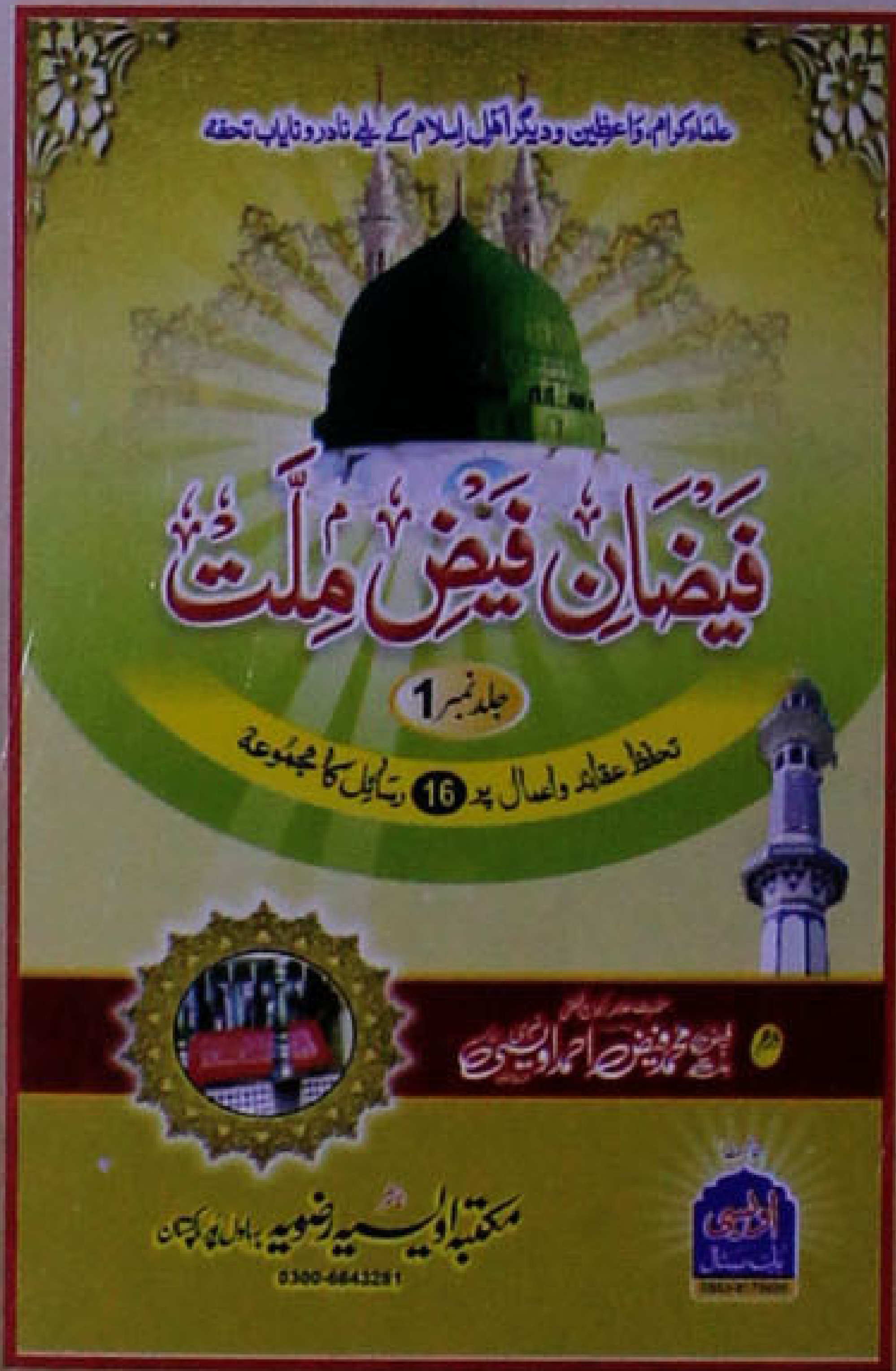
(ملخصاً مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۸)

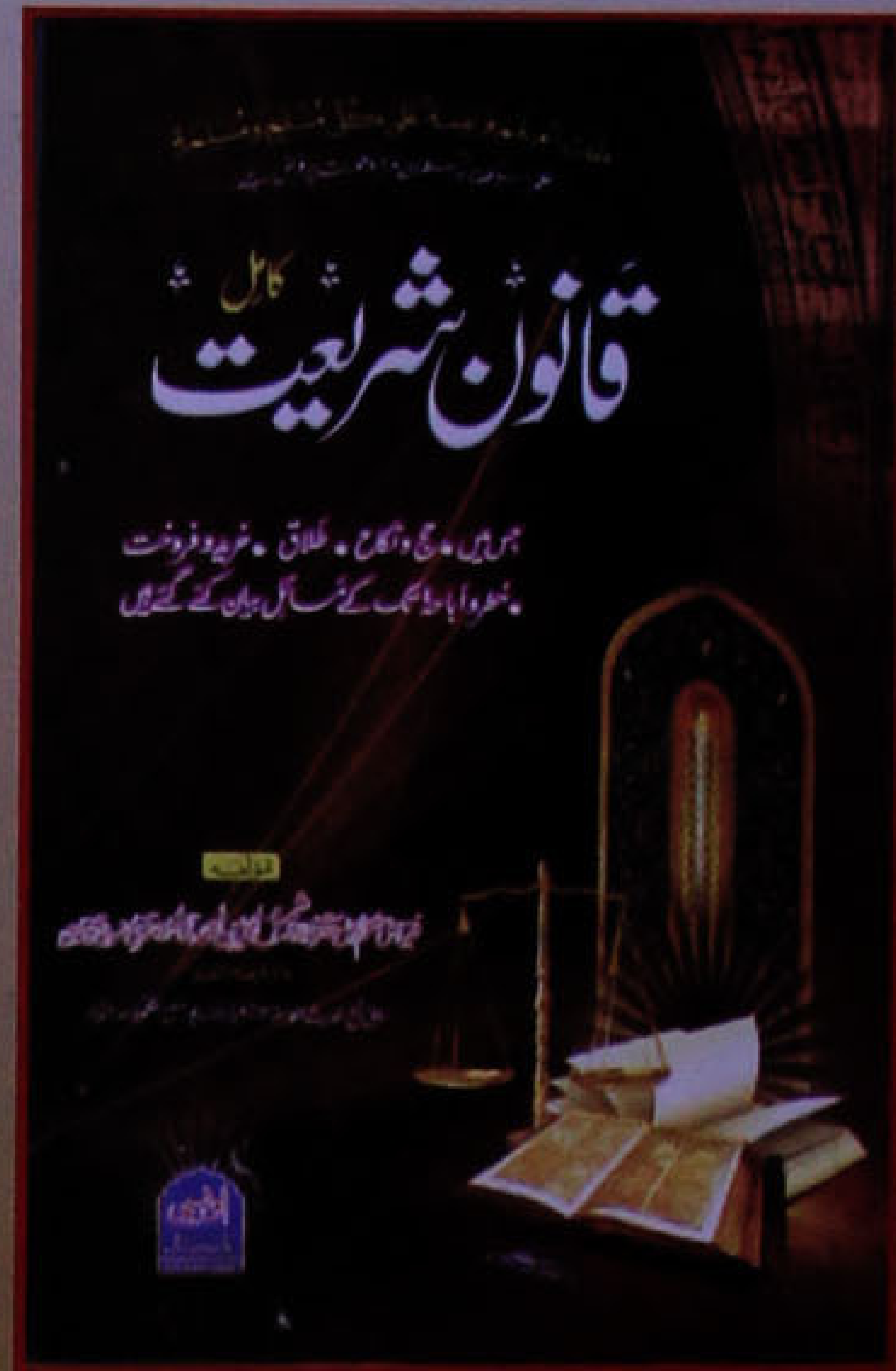
یہ کتاب میں نے اپنے بزرگوں خصوصاً والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے تصنیف کی ہے اور اس کے حقوق آزاد رکھے ہیں جس کا جی چاہے تبدیلی کے بغیر چھاپ سکتا ہے۔

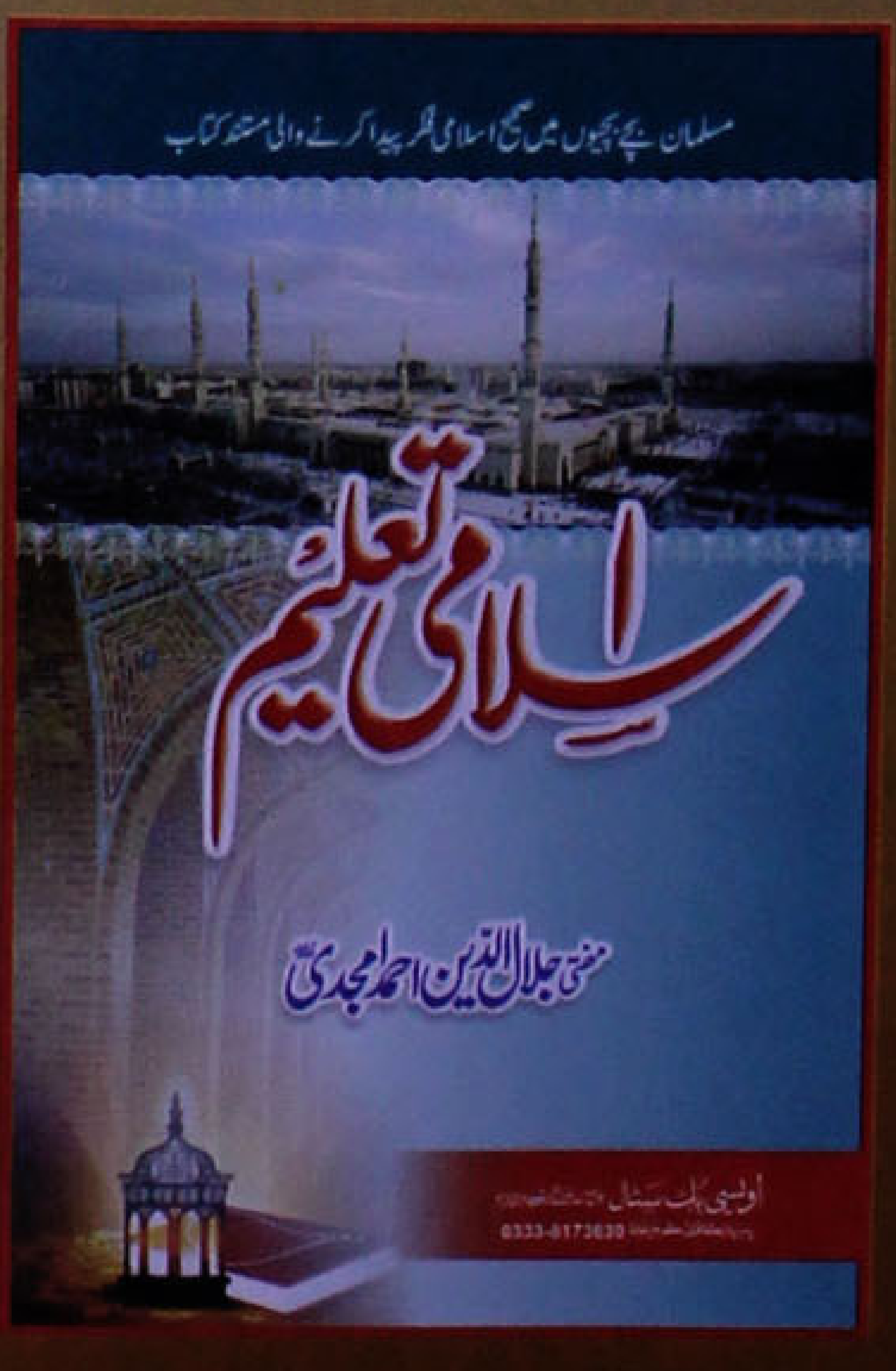
شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمیدوار

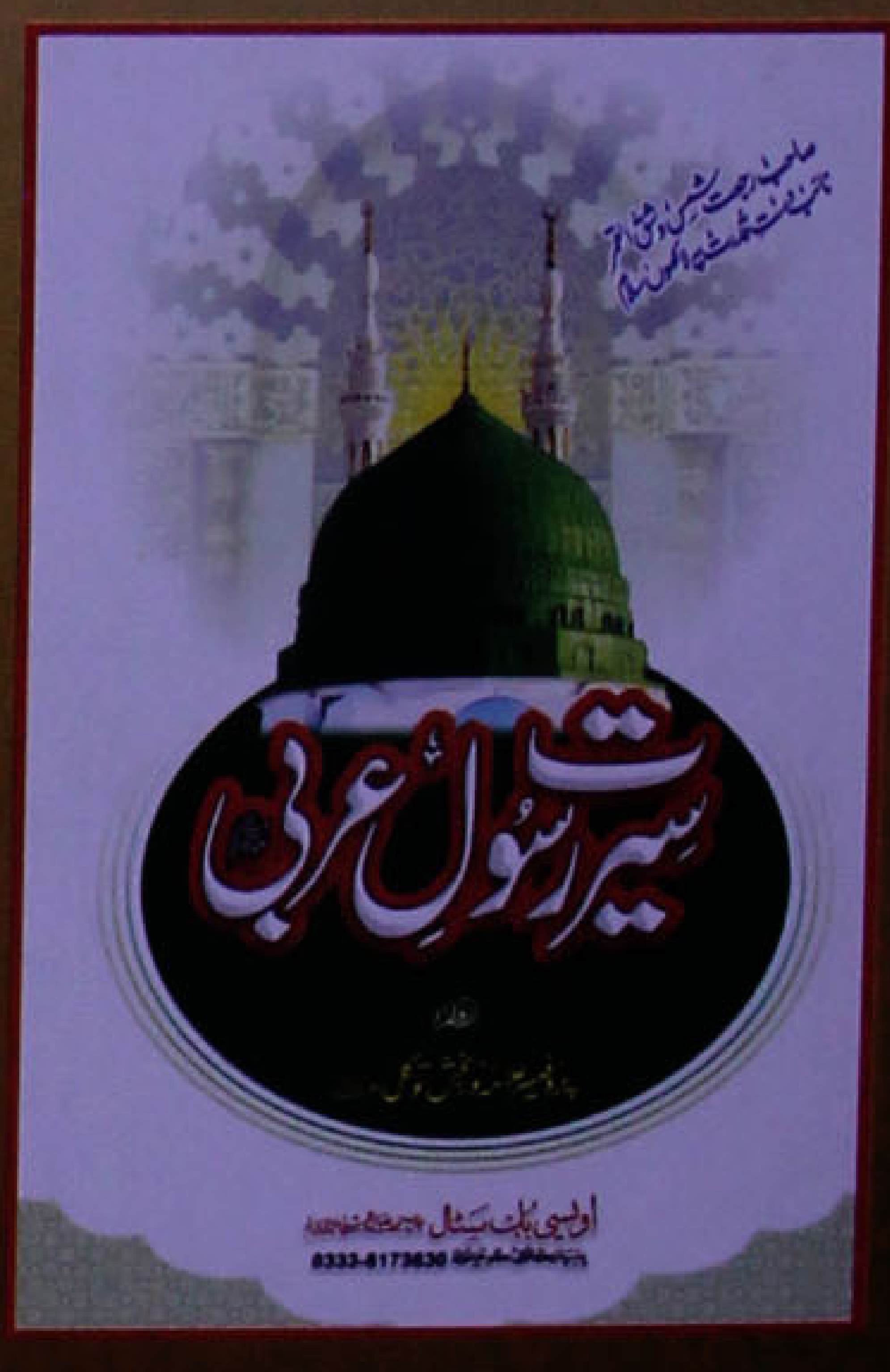
محمد نعیم اللہ خان قادری

کامونکی، گوجرانوالہ









ملنے کا پتہ

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم